REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۱۳

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائب :- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۳۰ روپے

ششماہی ۱۵ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے

فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۵ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ — ۲۹ امان ۱۳۶۳ ہش — ۲۹ مارچ ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں کل مورخہ ۸۴/۳/۲۴ کو ربوہ سے قادیان آنے والے ایک درویش کی زبانی ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور پُرنور بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔" الحمد للہ۔

احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۵ امان (مارچ)۔ حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں روزنامہ الفضل ربوہ ۸۴/۳/۷ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ :-

"ضعف اور متلی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔"

احباب حضرت سیّدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

قومی اتحاد اور یک جہتی کے پروگراموں میں حصہ لینے کی غرض سے

قادیان میں نائب مرکزی وزیر جناب غلام نبی صاحب آزاد کی تشریف آوری

احبابِ جماعت کی اُن کے استقبال اور کاہنووان کے امن مارچ میں شرکت

قادیان ۱۷ مارچ ۱۹۸۴ء۔ محترم جناب غلام نبی صاحب آزاد نائب مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات قومی اتحاد اور یک جہتی کے ضلعی سطح پر کئے گئے مفید پروگراموں میں حصہ لینے اور "امن مارچ" کے سلسلہ میں محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ پردھان ضلع کانگریس آئی کی کوٹھی میں تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ پنجاب یوتھ کانگریس کے پریذیڈنٹ شری پرتاپ سنگھ صاحب باجوہ (جو کہ سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کے بیٹے ہیں) سابق سپیکر لوک سبھا جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب ڈھلوں، اور دیگر ایم۔ ایل۔ اے و لیڈر صاحبان بھی تشریف لائے۔

معزز مہمانوں کی تشریف آوری پر شہر کے لوگوں نے اُن کا پُرجوش استقبال کیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی، مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ اور بیس کے قریب احمدی احباب بھی شامل تھے۔ اس موقعہ پر T.V. کے نمائندوں نے استقبال کے مناظر کی تصاویر لیں۔ اور امن مارچ کے متعلق پیغامات ریکارڈ کئے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے پیغامات ریکارڈ کرائے۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق نائب مرکزی وزیر و دیگر لیڈر صاحبان امن مارچ میں شمولیت کے لئے موضع کاہنووان پہنچے جہاں پر ہر طبقہ کے لوگ پہلے سے اپنے اپنے بینر اُٹھائے ہوئے امن مارچ میں شامل ہونے کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ جماعت احمدیہ کے تیس کے قریب خدام LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE کے بینر اُٹھائے اپنے صدر محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور کی قیادت میں پہنچے ہوئے تھے۔ امن مارچ کا جلوس پہلے کاہنووان شہر سے گزرا جس کی قیادت نائب مرکزی وزیر و دیگر لیڈر صاحبان کر رہے تھے۔ یہاں سے یہ جلوس موضع بھینی میاں خاں پہنچا جہاں ایک بھاری جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مرکزی نائب وزیر محترم جناب غلام نبی صاحب آزاد، پردھان پنجاب یوتھ کانگریس محترم سردار پرتاپ سنگھ صاحب باجوہ۔ سابق سپیکر لوک سبھا جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب ڈھلوں۔ پردھان ضلع کانگریس جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ اور دیگر لیڈر صاحبان نے امن و اتحاد کے موضوع پر تقاریر کیں جس کے ساتھ یہ پروگرام ختم ہوا۔ اس موقعہ پر T.V. والوں نے جماعت احمدیہ کے افراد و بینرز سمیت جلسہ کی تصاویر لیں جو بعد میں ٹیلی کاسٹ کی گئیں۔

مورخہ ۸۴/۳/۲۰ کو ٹیلی ویژن کے جالندھر سٹیشن سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کی تقاریر کو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ اسی طرح مورخہ ۸۴/۳/۲۲ کو سہ پہر چار بجے میونسپل کمیٹی قادیان میں ایک امن کمیٹی منعقد ہوئی جس میں ایڈیشنل ڈی آئی جی پولیس مسٹر شرما۔ ایس ایس پی صاحب گورداسپور اور ڈی ایس پی صاحب شریک ہوئے۔ دیگر مقررین کے علاوہ جماعت احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے بھی ان کو خوش آمدید کہا اور امن کے بارہ میں جماعتی تعلیمات اور روایات کو پیش کیا اور افسران کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

خاکسار: بشیر احمد حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ

ہفت روزہ بدر کے سالانہ زرِ اشتراک میں اضافہ

رواں مالی سال کے دوران جہاں اخباری کاغذ کی قیمت، اخراجاتِ ڈاک اور ذرائع نقل و حمل کے کرایوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے وہاں کتابت، طباعت وغیرہ کی اُجرتیں بھی بڑھی ہیں۔ ان تمام ناگزیر وجوہ کی بنا پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے یکم اپریل ۱۹۸۴ء سے بدر کے سالانہ زرِ اشتراک میں بہ تفصیل ذیل اضافہ فرمایا ہے :-

پوسٹل زون	موجودہ چندہ	آئندہ چندہ
۱۔ بھارت اور بنگلہ دیش	۳۰ روپے	۳۶ روپے
۲۔ کینیڈا۔ امریکہ۔ فجی اور آسٹریلیا بذریعہ ہوائی ڈاک	۲۵۰ "	۲۷۰ "
۳۔ افریقہ۔ جرمنی۔ انگلینڈ۔ اسرائیل اور ماریشس بذریعہ ہوائی ڈاک	۲۱۰ "	۲۳۰ "
۴۔ برما۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا اور سنگاپور بذریعہ ہوائی ڈاک	۱۶۰ "	۲۱۰ "
۵۔ ممالک بیرون بذریعہ بحری ڈاک	۸۰ "	۱۲۰ "
۶۔ پاکستان بذریعہ بحری ڈاک	۸۰ "	۸۰ "

اُمید ہے قارئین بدر اور خریداران اس برائے نام اضافہ کو انشراح صدر کے ساتھ قبول کر کے آئندہ نئی شرح کے مطابق رقوم ارسال کریں گے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حبیب سارِس مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۹ امان ۱۳۶۳ ہش

ہفت روزہ بدر کی شرحِ چندہ میں اضافہ

مرکزِ سلسلہ قادیان دارالامان سے شائع ہونے والا اخبار ہفت روزہ بدر اپنے محدود وسائل کے باوجود اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اور جماعتِ احمدیہ کا مرکزی ترجمان ہونے کے ناطے اپنی عظیم ذمہ داریاں باحسن و خوبی بجالا رہا ہے۔ پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور ارشادات و خطبات۔ علمی مضامین۔ عالمگیر سطح پر ہونے والی جماعتِ احمدیہ کی مساعی۔ مرکزِ سلسلہ کے ضروری اعلانات بروقت جماعتوں تک پہنچانا۔ جماعتی تبلیغ اور اس کی غایت درجہ اہم تعلیمی و تربیتی ضروریات کو پُورا کرنا بدر کی اشاعت کے اہم مقاصد میں سے ہیں۔ لیکن اس کی اشاعت اتنی محدود ہے کہ اس ہوشربا اور روز افزوں گرانی میں اس کے اخراجات کی متحمل نہیں ہو رہی لہٰذا اُجرتوں میں غیر معمولی اضافہ اور کمر توڑ گرانی کے پیشِ نظر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مورخہ یکم اپریل ۱۹۸۴ء سے ہفت روزہ بدر کی شرحِ چندہ میں معمولی اضافہ کیا جانا منظور کیا ہے۔ جس کی تفصیل صفحہ اوّل کالم نمبر ۴ پر درج کر دی گئی ہے۔

جہاں ہم قومی ترجمان بدر کے معیار کو بلند کرنے، اسے حُسنِ باطن سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ ظاہری حُسن و نفاست کے اعتبار سے بھی میدانِ صحافت میں دیگر معیاری اخبارات کی صف میں کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہاں ہم قارئین کرام سے بھی پُوری اُمید اور توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے واحد مرکزی ترجمان کو کبھی زیر بار نہیں ہونے دیں گے۔ اور اس معمولی اضافہ کو قبول کرتے ہوئے آئندہ اس کے مطابق قوم بھجوائیں گے۔ اور مالی تعاون کے ساتھ ساتھ قلمی تعاون کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں گے۔ اور جو بھائی تاحال اپنی کسی اشد مجبوری کے باعث بدر کے خریدار بن کر ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر رہے وہ بھی جلد اس کی خریداری قبول کرتے ہوئے توسیعِ اشاعت میں حصہ لیں گے۔ کیونکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اخبار خود خرید کر پڑھے۔ یا کم از کم ہر گھر میں اخبار کا ایک خریدار بہت ضروری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بدر کی اعانت اور توسیعِ اشاعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک "داعی الی اللہ" کے مقاصد کو پُورا کرتی ہے۔

تعمیر "ایوانِ خدمت" کے سلسلہ میں

آپ کا مخلصانہ تعاون

تنظیم خُدام الاحمدیہ کی بُنیاد سیدنا حضرت مُصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دستِ مبارک سے رکھی۔ تا جماعت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھنے والی یہ تنظیم غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں مُمِد و معاون ثابت ہو سکے کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"قوموں کی اِصلاح نوجوانوں کی
اِصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"۔

اور یہ حقیقت ہے کہ جس قوم کے نوجوانوں کی اصلاح ہو جائے وہ بہت جلد ترقی کی منازل طے کرتی ہے۔ گویا کسی قوم کی ترقی اور بقا کا انحصار اُس قوم کے نوجوانوں کی ترقی اور بقاء پر ہے۔ مرکزِ سلسلہ قادیان میں حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے تعمیری، تربیتی اور رفاہی سرگرمیوں کے مرکز "ایوانِ خدمت" تعمیر کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی۔ تا مجالس خُدام الاحمدیہ بھارت کی تنظیم اپنی ترقی کی راہوں پر گامزن ہو سکے۔ چنانچہ "ایوانِ خدمت" اپنی زندگی کے ابتدائی مراحل میں سے گزر رہا ہے — ! گزشتہ سال بُنیادیں مکمّل کرنے کے بعد فنڈز کی کمی کے باعث تعمیر روک دی گئی تھی۔ اب خُدا کے فضلوں پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے تعمیر دوبارہ شروع کر دی گئی ہے۔ اراکین مجالس خُدام الاحمدیہ بھارت اپنی اپنی توفیق کے مطابق قربانی اور ایثار کا نمونہ دِکھلاتے ہوئے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اور بعض خُدام نے اپنے وعدہ جات کی تکمیل بھی کر دی ہے۔ لیکن بہت سے بھائی اِس طرف پُورے طور پر توجہ نہیں دے رہے۔ ہم ایسے بھائیوں سے اُمید رکھتے ہیں کہ وہ بھی قومی زندگی کا ثبوت دیتے ہوئے جلد سے جلد اپنے وعدہ جات پُورے کریں گے۔ اور جنہوں نے آج سے ڈیڑھ سال قبل اپنے اُس وقت کے حالات کے مطابق وعدے کئے تھے اپنے وعدہ جات میں اضافہ کر کے جلد سے جلد ادائیگی کی کوشش کریں گے۔ تا دوبارہ فنڈ کی کمی کے باعث تعمیر روکنی نہ پڑے۔ آپ کے وعدہ جات میں اضافہ۔ وعدہ جات کی تکمیل۔ حصول نئے وعدہ جات اور وصُولی کی غرض سے نمائندگان مجلس خُدام الاحمدیہ مرکزیہ آپ کے پاس پہنچ رہے ہیں۔ ہم اُمید رکھتے ہیں کہ خُدام الاحمدیہ اپنی سابقہ شاندار قومی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے عزم و استقلال اور قربانی و ایثار کے میدان میں پیش پیش ہوں گے۔ تا اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اِس مشفقانہ دُعا سے وافر حصہ پا سکیں کہ:-

"خُداوندِ کریم اِس کارِ خیر میں حصہ
لینے والوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے
آمین"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کارِ خیر میں وافر حصہ ڈالنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(جاوید اقبال اختر قائم مقام ایڈیٹر بدر)

اخبارِ احمدیہ — بقیہ صفحہ اوّل

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ وجملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

نعتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اَسرارِ کائنات کے مَحرم وہی تو ہیں — اِنسانیت کے مُحسنِ اعظم وہی تو ہیں
قرآں کے بعد اُن کے ہیں اقوال مُعتبر — جن کی ہر ایک بات ہے مُحکم وہی تو ہیں
اُن سا کوئی ہُوا ہے نہ ہوگا جہان میں — بعد از خُدا بزرگ و مُکرّم وہی تو ہیں
میرے ہر ایک سانس میں خوشبو اُنہی کی ہے — میرے ہر ایک زخم کا مرہم وہی تو ہیں
اُن سے بیاں کروں گا کبھی داستانِ درد — زخمی دلوں کے مُونس و ہمدم وہی تو ہیں
سب انبیاء کو نُور ملا اُن کے نُور سے — سب انبیاء سے افضل و اکرم وہی تو ہیں
احمدؐ لقب ہے اور محمدؐ ہے جن کا نام — کہتے ہیں جن کو رحمتِ عالم وہی تو ہیں
تا حشر اب اُنہی کی نبوّت کا دَور ہے — ہیں مُربّیِ حق کے جو خاتم وہی تو ہیں

اِنسان اُن کے دم سے فلک آشنا ہُوا
ثاقبؔ دلیلِ عظمتِ آدم وہی تو ہیں!

○

ثاقب زیروی

خطبہ جمعہ

یہ ایک اٹل اور ازلی ابدی قانون ہے کہ نیکیاں لازمی طور پر بدیوں کو دور کر دیتی ہیں!

نیکیاں ایک مثبت طاقت ہیں بدیوں کی منفی طاقتوں کو مٹا دیا کرتی ہیں جب تک نیکیاں موجود ہیں بدی کی مجال نہیں کہ وہ راہ پائے

آنحضرت کی پیروی سے اس دور میں داخل ہوئے جہاں حسنات بدیوں کو دور کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ ان حسنات سے بڑی قوت کے ثمرات حاصل رہیں!

حضرت مسیح موعودؑ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جو نیکی کی باتیں سنتی ہے اور ان پر جلد عمل کرتی ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۵ ظہور ۱۳۶۲ ہش مطابق ۵ اگست ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل قرآنی آیات تلاوت کیں:-

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ۝ وَ اصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِیَّةٍ یَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا مِنْهُمْ ۚ وَ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِیْهِ وَ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ۝

(سورۃ ہود آیت ۱۱۵ تا ۱۱۷)

اور پھر فرمایا:-

عبادتِ الٰہی کے مختلف مقاصد

ہیں اور مختلف فوائد انسان کو پہنچتے ہیں۔ تعلق باللہ اس کا ایک پہلو اور تعلق بالعباد دوسرا پہلو ہے۔ نماز تعلق بالعباد میں سب سے بڑا فائدہ یہ دیتی ہے کہ معاشرہ میں خوبیاں پیدا کرتی ہے اور برائیاں دور کرتی چلی جاتی ہے۔ اور معاشرہ روز بروز پہلے سے بڑھ کر دلکش، خوبصورت اور دلربا ہوتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس مقصد کے پیشِ نظر بھی بڑی ذمہ داری سے نماز ادا کرو۔ اس امید پر کہ تمہاری عبادتوں کے نتیجہ میں بالآخر تمہارا معاشرہ نہایت حسین اور جنت نشان بن جائے۔ فرماتا ہے نماز کو دن کے دونوں کناروں پر کھڑا کرو۔ جس طرح حفاظت کے لئے فوجیں متعین کی جاتی ہیں اس طرح کا نقشہ کھینچا ہے کہ نمازوں سے اپنے دن گھیر لو۔ اور راتوں کو بھی گھیرو۔ اور خدا کی عبادت کرو۔ کیوں؟ اس لئے کہ

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ

نیکیوں میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ وہ بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔

نماز کے نتیجہ میں تعلق باللہ اور اُخروی فائدہ کے علاوہ اس دنیا میں بھی انسان کو جو نمایاں فائدہ پہنچتا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں اور اس کے معاشرہ میں حسن پیدا ہونے لگ جاتا ہے۔ اور بدیاں دور ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور یہ اٹل اور ازلی ابدی قانونِ قدرت ہے۔ اس میں آپ کبھی کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے کہ حسنات سے برائیاں دور ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کا یہ طرزِ کلام دنیا کے عام تصوّر سے بالکل مختلف ہے۔ یہ نتیجہ کہ حسنات برائیوں کو دور کرتی ہیں عام انسانی فہم نے جو نتیجے اخذ کئے ہیں، یہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ کوتاہ نظر انسان عام طور پر غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ بدیاں زیادہ طاقتور اور نیکیاں کمزور ہوتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ بدی اس میں راہ پا گئی اور جوں جوں بدی داخل ہونا شروع ہوئی اس نے نیکی کو دھکیل کر باہر کرنا شروع کیا۔

قرآن کریم

حیرت انگیز عقل و دانش

کی ایک ایسی کتاب ہے کہ جو انسانی فطرت کی غلطیوں کی اصلاح کے ساتھ اس کے اخذ کئے ہوئے نتیجوں کی درستی کرتی ہے۔ اور پھر اس کی صحیح راہنمائی بھی فرماتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حسنات طاقتور ہیں اور بدیاں کمزور ہیں۔ وہ قومیں جن میں تم بدیاں دیکھتے ہو دراصل ان میں پہلے خوبیاں اور حسنات غائب ہونا شروع ہوئیں۔ چونکہ خلاء نہیں ہو سکتا اس لئے حسنات کے نہ ہونے کے نتیجہ میں لازماً بدیاں ان کی جگہ پہنچ جاتی ہیں۔ انسانی فطرت خلاء میں نہیں رہ سکتی۔ انسانی مزاج بغیر کسی چیز کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک نیکیاں موجود رہتی ہیں وہ حفاظت کرتی ہیں۔ اور بدیوں کو اندر داخل نہیں ہونے دیتیں۔ بدیاں تو ایک منفی پہلو ہے جیسے روشنی کے مقابل پر اندھیرا ہے۔ اگر روشنی نہیں ہوگی تو اندھیرا آ جاتا ہے۔

روحانی دنیا کی یہ سائنٹفک کتاب حیرت انگیز طور پر ایسی اصطلاحیں استعمال فرماتی ہے اور ایسے ابتدائی مضامین پر روشنی ڈالتی ہے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے

"اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو"
(ازالہ اوہام صفحہ ۲۴۰)

پیشکش: گلوب بریشز مینوفیکچررز ۲۸ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0641
گرام: "GLOBEXPORT"

پہنچ ہی نہیں سکتی۔ قرآنی نقطۂ نگاہ کا علم ہو جانے کے بعد جب آپ تدبّر اور غور کریں تو آپ قرآنی بیانات کو حیرت انگیز طور پر سچا پائیں گے۔ پس یہ بنیادی بات ہے کہ نیکی ایک مثبت پہلو ہے اور بدی نیکی کے فقدان کا نام ہے۔ جوں جوں نیکی کم ہوگی بدی بڑھنی شروع ہو جائے گی۔ یہ ناممکن ہے کہ نیکی موجود ہو اور پھر بدی اندر داخل ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اگر معاشرہ کی اصلاح چاہتے ہو تو نیکیوں میں سے سب سے اعلیٰ نیکی اختیار کرو۔ عبادات قائم کرو۔ اور عبادات سے اپنے اوقات کو بھر لو۔ اور کوئی گنجائش بھی باقی نہ چھوڑو جہاں عبادت کا پہرہ نہ لگا ہو۔ عبادتیں جو حسن تمہیں عطا کریں گی وہ تمہاری برائیوں کو دور کرنے کا ذمہ دار ہو جائے گا۔ یہ اُس کلام کا خلاصہ ہے جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سنایا ہے۔

اگر آپ مزید غور کریں تو دو قسم کے نمازی نظر آئیں گے۔ ایک وہ جو نماز تو پڑھتے ہیں لیکن اُن کے معاشرہ کی بدیاں دور نہیں ہو رہی ہوتیں۔ اور دوسرے وہ جو جتنا خدا کے قریب ہوتے چلے جاتے ہیں اُتنا ہی اُن میں پاک تبدیلیاں ہونے لگتی ہیں۔ اُن کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اُن کے مزاج کی کیفیت ہی بدل جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اُن میں قوتِ جذب پیدا ہو جاتی ہے۔ اُن کے قرب سے آپ لذت محسوس کرتے ہیں۔ اُن کی صحبت میں آپ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ اور اُن سے کسی قسم کے شر کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ ہاں یہ اُمید رہتی ہے کہ کوئی نہ کوئی خیر کی بات اُن سے پہنچے گی۔ یہی وہ عابد ہیں جو

حقیقی اور سچّی عبادت

کرتے ہیں۔ اور جس کا ثبوت وہ ظاہری علامتیں ہیں جو اس دُنیا میں ہی اُن میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ورنہ عبادت کے باوجود اگر برائیاں موجود رہیں تو لازماً وہ عبادتیں جھوٹی ہیں اور ان میں کوئی رخنہ اور کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم واضح طور پر اعلان کر رہا ہے کہ عبادت حسنات میں سے ایک اعلیٰ درجہ کی حسنہ ہے اور عبادت کے ہوتے ہوئے لازماً تمہاری برائیاں کم ہونی شروع ہو جانی چاہئیں۔ جیسے کسی برتن میں تیل ہو اور اس میں پانی ڈال دیا جائے تو وہ تیل کو دھکیلنا شروع کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ زیادہ وزنی ہے اور اگر آپ برتن مکمل طور پر پانی سے بھر دیں تو پورا تیل باہر نکل جائے گا۔

پس نیکیوں میں ایک وزن ہے اور باقی رہنے کی صلاحیت ہے۔ ان کے ہوتے ہوئے برائیوں کے مقدر میں لازماً فرار ہے۔ چنانچہ اسی لئے قرآن کریم مختلف پہلوؤں سے اس حقیقت کو کھولنے کے لئے مختلف طریق اختیار فرماتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

"جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۖ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا"

(سورۃ بنی اسرآءِیل آیت ۸۱)

حق اور حسنہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ فرماتا ہے کہ دیکھو حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کبھی حق آئے اور پھر بھاگ جائے۔ یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ فرمایا اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا باطل کی فطرت میں ہے کہ وہ مقابل پر بھاگتا ہے۔ اس کی ساخت ہی ایسی ہے کہ لازماً اُسے حق کے مقابل پر بھاگنا ہے۔ جس طرح روشنی کے مقابل پر اندھیرے کے لئے فرار کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں۔

قرآن کریم حسنہ اور حق کی جو تعریف بیان فرماتا ہے۔ وہ نہایت ہی

اعلیٰ درجہ کی ایک مثبت تعریف

ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے:-

"فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ ۗ" (سورۃ الرعد آیت ۱۷)

کہ جو بے معنی باتیں تو جھاگ کی طرح ہُوا کرتی ہیں۔ اُن میں کوئی وزن نہیں ہوتا اور وہ بہہ جانے والی چیزیں ہیں۔ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ وہ صفاتِ حسنہ جو بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ اُن میں باقی رہنے کی صلاحیت موجود ہے۔ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ وہ زمین میں باقی رہ جاتی ہیں۔

قرآن کریم کے اس مضمون پر بعض سطحی نظر رکھنے والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم تو دنیا میں اس سے برعکس نظارہ دیکھا ہے۔ دُنیا میں مختلف مذاہب آئے اور چلے گئے۔ ہر دفعہ جب وہ غالب آنے کے بعد پیچھے ہٹے اور وہ زمینیں جہاں ایک دفعہ انہیں غلبہ نصیب ہُوا تھا اُن سے جاتی رہیں تو بدیوں نے پھر وہیں راہ پالی۔ اور گویا بدیوں کا دوبارہ راج شروع ہو گیا۔ لہٰذا ہر نیکی کی لہر عارضی طور پر آتی ہے اور پھر چلی جاتی ہے۔ اور اس دُنیا میں مستقل طور پر بدیاں ہی بسیرا کرتی ہیں۔ اور ڈیرہ ڈالتی ہیں۔ تاریخ انسانی کے سرسری مطالعہ کی بناء پر سطحی نظر کا انسان کہتا ہے کہ پھر اس صورت میں "اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ" کا کیا مفہوم ہُوا جبکہ بظاہر تو یہ نظر آتا ہے کہ اِنَّ السَّيِّاٰتِ يُذْهِبْنَ الْحَسَنٰتِ کہ بالآخر بدیوں نے ہی نیکیوں کو دھکیل کر باہر کیا ہے۔ اور نیکیوں نے بدیوں کو نہیں دھکیلا۔

یہ مضمون دو طرح سے غلط ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ سرسری نظر اور تاریخی مطالعہ میں تو بظاہر یہی حقیقت نظر آ رہی ہے مگر قرآن کریم کا دعویٰ لازماً سچا ہے اور عقلِ انسانی کے عین مطابق ہے۔ اس صورتِ حال کا مزید تجزیہ کیا جائے تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ قرآن کا دعویٰ ہی سچا ہے۔ ہمارے مشاہدہ نے ہی غلطی کی تھی۔

سب سے پہلی بات ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ نیکی نبوّت کے آنے سے داخل ہوتی ہے۔ اور بظاہر اتنی کمزور حالت میں کہ اگر بدی میں کچھ بھی وزن ہوتا تو ناممکن تھا کہ نیکی راہ پا جاتی۔ یعنی غلبہ برقرار رکھنے کے تمام محرکات اور سامان بدی کے پاس ہوتے ہیں۔ اور وہ معاشرہ کے انگ انگ میں رچ بس جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے نقشہ کھینچا

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم آیت ۴۱)

کہ دیکھو! محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو ایسے وقت تشریف لائے کہ گویا نیکی کے لئے پاؤں رکھنے کی بھی جگہ نہ تھی نہ خشکی میں نہ تری میں۔ بعض دفعہ ایک گند اتنا پھیل جاتا ہے کہ درحقیقت پاؤں رکھنے کی بھی گنجائش نہیں رہتی۔ تو قرآن کریم یہ فرماتا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مبعوث ہوئے جبکہ نیکی کے لئے ایک چپہ کی بھی گنجائش نہ تھی۔ ان حالات میں نیکی نے پھیلنا شروع کیا۔ اور اس کی زمینیں بڑھنے لگیں۔ اور بدی سمٹنے لگ گئی۔ جبکہ وہ تمام ذرائع اور محرکات جو عُرفِ عام میں غلبہ کے ذرائع کہلاتے ہیں اور جن کے نتیجہ میں تسلط ہو سکتا ہے وہ سارے نہ صرف بدی کو حاصل تھے بلکہ اُس نے نیکی کو مکمل طور پر باہر نکال دیا تھا۔ ایسی کمزور حالت میں نیکی کا نفوذ ہُوا کہ اُس کے پنپنے کی بظاہر کوئی وجہ نہ تھی۔ اور یہ غلبہ کسی فوج، گروہ یا کسی جبر کی تعلیم سے نہیں ہُوا۔

اگر آپ ان واقعات اور شواہد کو جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانہ میں بدی کی تائید کر رہے تھے ایک کمپیوٹر میں ڈال دیں اور دوسری طرف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام اور طرزِ عمل اور یہ بھی ساتھ لکھ دیں کہ یہ وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ ہر دلعزیز تھا مگر اس دعویٰ کے بعد کہ مَیں نیکی کی تعلیم دوں گا اور نیکی کے زور سے بدی ختم کر دوں گا، قوم میں سب سے زیادہ مغضوب ہو گیا، اُس کے اپنے عزیزوں نے اُسے چھوڑ دیا۔ اور رشتہ داروں نے اُس سے منہ موڑ لیا۔ اُس کے تمام ساتھی اور مدّاح، سب پیچھے ہٹ گئے۔ اور ساری دُنیا میں بدی کامل طور پر غالب آگئی، کیا نتیجہ نکلنا چاہیئے؟ ہر بار کمپیوٹر یہ جواب دیگا کہ چونکہ نیکی شکست کھا چکی ہے اس لئے نیکی کے غالب آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے برعکس کیا واقعہ ہوتا ہے، قرآن کریم فرماتا ہے کہ:-

"اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۗ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝" (الانبیآء آیت ۴۴)

یہ بیوقوف جو اپنے غلبہ پر اِترا رہے ہیں اور بلند بانگ دعاوی کر رہے ہیں کہ ہماری طاقت کے مقابل پر اس نیکی کی کمزور حالت پنپ کس طرح سکتی ہے، خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیوں نہیں دیکھتے کہ ہم اُن کی زمین تنگ کرتے چلے جا رہے ہیں اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین کو بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔ دن بدن ان کی زمینوں کے کنارے کٹ کٹ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین میں داخل ہو رہے ہیں۔ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ وہ کیسے غالب آجائیں گے جن کی زمینیں تنگ ہو رہی ہیں۔

پس نیکی اُس وقت داخل ہوتی ہے جب کہ سارے ODDS یعنی انگریزی محاورہ کے مطابق تمام وہ محرّکات جو مقابلہ میں فیصلہ کُن ہُوا کرتے ہیں وہ بدی کے حق میں ہوتے ہیں۔ قرآنی بیان کے مطابق ایک ہی چیز ہے جو نیکی کے حق میں ہوتی

ہے اور وہ یہ

اٹل اور ازلی ابدی قانون

ہے کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ کہ نیکیاں ایک مثبت طاقت ہیں منفی تصورات نہیں اور جب یہ مثبت طاقتیں داخل ہونا شروع ہوتی ہیں تو منفی طاقتیں لازماً وہاں سے ہٹنے لگ جاتی ہیں۔ پھر جب وہ قومیں جو اپنی مثبت طاقتوں کی حفاظت نہیں کرتیں وہ پہلے نیکیوں کو چھوڑنا شروع کرتی ہیں بعد میں بدیاں اُن میں راہ پا جاتی ہیں۔ جب تک نیکیاں موجود ہوں بدی کی مجال نہیں کہ وہ راہ پا جائے۔ ایک تو یہ نقطہ نگاہ ہے۔ جب آپ اس کا تجزیہ کریں تو وہ فلسفیانہ خیال باطل نظر آتا ہے کہ ہمیشہ بدی غالب آتی ہے۔ نیکی غالب نہیں آتی۔ دوسرا یہ کہ جب آپ تاریخ انسانی کا مطالعہ ایک گراف کی شکل میں کریں اس صورت میں کہ ہر تہذیب کے بعد اگلی تہذیب جب آئی تو اس کا کیا مقام تھا، اس کے بعد اگلی تہذیب آئی تو اس کا کیا مقام تھا۔ یہ دیکھ کر آپ حیران رہ جائیں گے کہ بظاہر نیکیاں شکست کھا کر چلی گئی ہیں لیکن اس کے باوجود ہر منزل پر کچھ باقی رہنے والی ایسی صلاحیتیں چھوڑ گئی ہیں جنہوں نے انسان کے اخلاقی معیار کو بلند تر کیا ہے نیچے نہیں گرایا۔

پتھر کے زمانہ کا انسان یا وہ جس نے بعد میں اس دُنیا میں رہنا سہنا سیکھا اس وقت اُس کی بہیمانہ حالتیں اتنی خطرناک تھیں کہ اُس زمانہ کے مذہبی اور تہذیبی تصورات آج کل کے مقابل پر بہت زیادہ بہیمانہ ہیں۔ جب نبیوں نے اُنہیں تہذیب سکھائی تو نبیوں کے بعد رفتہ رفتہ وہ پھر بدیوں کی طرف مائل ہوئے لیکن پہلی حالت تک نہیں گرے۔ پھر آنے والی لہر انہیں پہلے سے بلند مقام پر چھوڑ گئی۔ چنانچہ آزادی اور انسانی حقوق کا جو آج تصور ہے اس کا عشرِ عشیر کیا اس کا ہزارواں حصہ بھی آج سے دو چار ہزار سال پہلے موجود نہیں تھا۔ بدی کے باوجود انسان پر بدی ویسی قدرت اختیار نہیں کر سکی ویسا قبضہ نہیں جما سکی جیسا اُسے پہلے حاصل تھا۔ کیونکہ کچھ نہ کچھ نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں جو بدیوں کو اندر نہیں آنے دیتیں۔

چنانچہ ایک مرتبہ

یونیورسٹی آف لندن

میں ایک عیسائی نے مجھ پر اعتراض کیا کہ دیکھو! تم بڑے دعوے کرتے ہو کہ محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے کایا پلٹ دی اور یہ کر دیا اور وہ کر دیا جبکہ امرِ واقعہ یہ ہے کہ چند سال بعد وہ برائی شروع ہوا ہے اور تمہاری آپس میں وہ لڑائیاں ہوئی ہیں کہ ساری امت بٹتی چلی گئی۔ تہذیب و تمدن کی ساری باتیں ختم ہو گئیں اور قصہ بن گئیں۔ جنہیں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اچھالتے ہو اور ہم پر اپنی برتری ثابت کرتے ہو۔ وہاں کے لوگ اعتراض تو کرتے ہیں لیکن کج بحث نہیں ہوتے۔ اُس سے میں نے کہا کہ تم نے صرف سطحی مطالعہ کیا ہے۔ تم مقابلہ کر رہے ہو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے زمانہ کا آپ کے بعد کے زمانہ سے۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے اور نہ ہونے میں کوئی فرق نظر نہ آئے۔ آپؐ کی اتنی عظیم الشان روحانی قوت تھی، ایسا عظیم وجود تھا کہ گویا نیکیوں کا ایک عظیم الشان سورج طلوع ہو چکا تھا۔ اس وجود کے ہونے یا نہ ہونے میں کوئی فرق دکھائی نہ دے۔ یہ بات عقل کے خلاف ہے اور بیوقوفوں والا تصور ہے۔

پس آپ جو دعویٰ کر رہے ہیں اس کا حل یہ ہے کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے زمانے کا آپؐ کے بعد کے زمانہ سے مقابلہ کر کے دیکھیں جس وقت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب میں قدم رکھا تو عرب کی کیا حالت تھی، اُسے اُٹھایا اور بڑی بلندیاں عطا کیں۔ جب چھوڑ کر گئے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ دوبارہ وہ اپنے مقام سے گر گئے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کا معاشرہ اتنا نہیں گرا جتنا پہلے حالت تھی۔ بلکہ عرب کی پہلی حالت کے مقابل پر جب آپ دیکھتے ہیں تو

اوجِ ثریا پر قدم

رکھتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ کہاں جاہل عرب اور کہاں اُمیہ کا دور کہاں جاہل عرب اور کہاں عباسیوں کا دور۔ ہمیں وہ دور اس لئے دکھ دیتا ہے کہ ہم اسے حضرت محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانہ پر رکھ کر دیکھتے ہیں تو وہ دور داغ داغ نظر آتا ہے جس سے بڑی تکلیف پہنچتی ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کچھ عطا کیا وہ سب کچھ زائل نہیں ہوا۔ ہزاروں سال بھی اسے ضائع نہیں کر سکے۔ آج چودہ سو سال گذر چکے ہیں لیکن آج بھی مسلمانوں میں ایسی خوبیاں جاری ہیں کہ گرے پڑے بھی وہ باقی قوموں کے مقابل پر ان خوبیوں میں بہتر ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عربوں میں بعض ایسی خوبیاں داخل کر گئے کہ آج وہ اسلام سے اگرچہ بہت دور چلے گئے ہیں لیکن پھر بھی وہ خوبیاں اُن کی حفاظت کر رہی ہیں۔ اور بعض معاملات میں تو مسلمان دوسروں کے مقابل پر نمایاں نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے ظلم کرنے کی طاقت چھین لی ہے۔ بعض اوقات ایک مسلمان بظاہر ظلم کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اسے ظلم تو نہیں کہا جا سکتا لیکن ہمیں وہ اس لئے ظلم نظر آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاف کا معیار بہت بلند کر دیا ہے ....

.... کہاں اُن قوموں کا حال جو ایک دوسرے پر ظلم کرتی ہیں۔ اور کہاں وہ ظلم جسے ہم ظلم کہتے ہیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعض ماننے والے اپنے ساتھیوں پر یا جن سے وہ روٹھ چکے ہوں کرتے ہیں جو ہمیں تو ظلم نظر آتا ہے لیکن دُنیا کی نظر میں اس کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔

پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا ہی احسان ہے کہ وہ حسنات جو آپؐ نے پیدا کی تھیں وہ کُلِّیۃً غائب نہیں ہوئیں۔ جتنی رہی ہیں اس حد تک اُن میں بدی داخل نہیں ہو سکی۔ اور نبوت کی ہر لہر جو دُنیا میں آئی اُس نے انسان کو پہلے سے بلند تر مقام پر چھوڑا ہے اور کچھ ایسی نیکیاں پیچھے چھوڑیں جن میں وزن تھا اور باقی رہنے والی تھیں۔ اور بدیوں کو کبھی بھی ان پر یلغار کر کے پوری طرح مغلوب کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ یہ سبب ہے

انسانی تہذیب کا ماحصل

کہ ہر تاریخی دور اپنے سے بہتر دور چھوڑ کر گیا اور پھر ہر آئندہ آنے والا دور اپنے سے بہتر حالت میں چھوڑ کر گیا ہے۔ اس تمام تدریجی ترقی کا راز نبوت ہے۔ ہر دفعہ نبوت ہی کے ذریعہ انسان کی تعلیم و تربیت ہوئی ہے۔

پس آج بھی اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ کا مضمون جاری ہے۔ آج بھی احمدیوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو حسنات عطا ہوئیں اور جن کے نتیجہ میں ہماری بدیاں دور ہونی شروع ہوئیں یہ بھی نبوت ہی کی برکت ہے۔ ہم میں اور غیروں میں کیا فرق ہے؟ یہی تو فرق ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ نبوت سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ جب کہ بہت سے لوگ اس کا انکار کر چکے ہیں۔ ہم اس دور میں داخل ہوئے ہیں جہاں حسنات بدیوں کو دور کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ پس ان حسنات کے ساتھ بڑی قوت سے چمٹے رہیں۔ اور تاریخِ انسانی سے سبق

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

پیشکش: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس اسٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

حاصل کریں۔ جب بھی آپ میں مثبت نیکیاں کم ہونی شروع ہو جائیں گی لازماً آپ میں بدیاں داخل ہونا شروع ہو جائیں گی۔ اور جب بدیاں داخل ہو جائیں تو محض یہ تعلیم کہ بدیاں چھوڑ دو، یہ کسی کام نہیں آئے گی۔ کبھی کوئی کسی کے کہنے سے بدیاں نہیں چھوڑا کرتا۔ ہاں اگر کوئی قوم نیکیاں اختیار کرے تو بدیاں خود بخود زائل ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت جماعت احمدیہ کا یہ معیار ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہت بڑا احسان ہے کہ ایسے انسانوں کی ایک جماعت پیدا کر دی جو نیکی کی باتیں زیادہ سنتی ہے اور اس پر جلد عمل کرتی ہے۔ اور برائیوں کے خلاف اُن میں ایک طبعی اور فطری بغاوت پیدا ہو چکی ہے۔ لہٰذا منافقوں اور منافقین جماعت کو بہت کوشش اور جدوجہد سے احمدیوں میں برائیاں داخل کرنی پڑتی ہیں دفاع کی طاقت از خود پیدا ہو گئی ہے۔ اور یہ دفاع کی طاقت نیکیوں کا طبعی نتیجہ ہے۔ جب تک نیکیاں آپ میں رہیں گی دفاع کی طاقت بھی موجود رہے گی۔ جب نیکیاں ختم ہوں گی تو یہ دفاع کی طاقت بھی خود بخود ختم ہوتی چلی جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ (رعد آیت ۱۱)

کہ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نہ تو بدیاں پیدا کرتا ہے اور نہ انہیں یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ کسی قوم میں راہ پا جائیں۔ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ قوموں کو جو نعمتیں عطا ہوتی ہیں انہیں خدا تعالیٰ ہرگز تبدیل نہیں کیا کرتا۔ یہاں تک کہ یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ وہ خود تبدیل کر دیں اور جو انہیں حاصل ہوا ہے اسے چھوڑنا شروع کر دیں۔ پس

یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے

کہ آپ نیکی کی بات سنتے اور اس پر عمل کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس کی برعکس صورت جب پیدا ہوتی ہے تو قومیں ہلاک ہو جایا کرتی ہیں۔ جب قومیں تنزل کی حالت میں ہوتی ہیں تو صورت حال بالکل مختلف ہوتی ہے۔ وہ نیکی کی باتیں سنتے ہیں اور عمل نہیں کرتے، بدی کی باتیں سنتے ہیں اور دوڑ دوڑ کر عمل کرتے ہیں۔ پس اپنا یہ امتیاز قائم رکھیں۔

گزشتہ چند خطبات میں جو تحریکات کی گئی ہیں اور عبادت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اس سے متعلق مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کا نمایاں اثر نظر آ رہا ہے۔ لوگ بکثرت ربوہ کی مساجد میں آ رہے ہیں۔ اور بعض جگہ سے یہ اطلاع بھی ملی کہ مساجد بھر بھر کر چھلکنے لگ گئی ہیں۔ یہ ایک بہت ہی پیاری تصویر ہے کہ یہاں کی مسجدیں چھلک رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس خوبی کو جاری رکھے اور قائم و دائم رکھے کہ جماعت احمدیہ نیکی کی باتیں سنے اور اس پر عمل کرے۔ لیکن وقتاً فوقتاً اپنی نیکی آزماتے رہا کریں۔ کسوٹی پر پرکھ کر دیکھا کریں کہ کہیں یہ سونے کی جگہ پیتل یا تانبا تو نہیں ہے۔ اس کی پہچان خدا تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ اگر نیکی اور عبادت سچی ہے تو تمہاری دوسری برائیاں دور ہونا چاہئیں۔ محض نماز قائم کرنا یہ کافی نہیں۔ جب تک اس کے ساتھ از خود تمہارے اندر دوسری برائیاں کم نہ ہونی شروع ہو جائیں۔ جب وہ کم ہوں گی تب خدا کہے گا کہ ہاں واقعی تم عبادت کرتے ہو۔ ورنہ نہیں۔

ہمارے معاشرہ میں بعض چھوٹی چھوٹی باتیں موجود ہیں جن سے بعض احمدی بھی متاثر ہو چکے ہیں۔ اُن میں سے دو چیزوں کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ عبادت میں ترقی کریں اور کوشش اور جدوجہد اور دعا کریں کہ اے اللہ تعالیٰ یہ برائیاں ہم سے دور فرما دے۔ ایک اُن میں سے بیہودہ سرائی، لغو کلام اور گالی گلوچ سے اپنی زبان گندا کرنا ہے۔ معاشرہ اتنا گندا ہو چکا ہے کہ بچے ماں باپ کو اور ماں باپ بچوں کو ماں بہن کی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ اور بات بات پر بد دعائیں دیتے ہیں۔ اس قدر ظالمانہ معاشرہ ہے کہ زمیندار اپنے جانوروں کو جن پر اس کا گزارہ ہے موت کی دعائیں دیتا ہے۔ اور وہ کمہار جس کا رزق گدھوں سے وابستہ ہے وہ ہر موڑ پر گدھے کو کہتا ہے کہ تو مر اور دفع ہو۔ جہاں ایسا گندا معاشرہ ہو چکا ہو وہاں جب تک آپ اپنے اندر بعض خوبیاں پیدا نہیں کریں گے یہ برائیاں آپ میں ضرور راہ پا جائیں گی۔

ذکر الٰہی زبان کو ناپاکی سے بچانے کے لئے متبادل خوبی ہے۔ اس لئے

ذکر سے اپنے منہ کو معطر رکھیں

تو بدزبانی، گالی گلوچ، فحش کلامی خود بخود دور ہونی شروع ہو جائے گی۔ محض آپ کسی کو کہیں کہ گالیاں نہ دو تو وہ اس بری عادت کو نہیں چھوڑے گا۔ لہٰذا اسے ذکر الٰہی اور درود شریف کی طرف توجہ دلائیں۔ اُسے کہیں کہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنے کی کوشش کیا کرو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجا کرو۔ اور سوچ سمجھ کر ایسا کیا کرو۔ جس شخص کو یہ عادت پڑنی شروع ہو جائے گی تو جس قدر یہ عادت راسخ ہو گی اسی قدر فحش کلامی کی عادت ختم ہوتی چلی جائے گی۔ کیونکہ زیادہ طاقتور اور زیادہ مثبت قدرت نے اس کی جگہ گھیر لی ہے۔

دوسرا امر گھروں میں بے وجہ جھگڑا کرنا، میاں بیوی کا تیز کلام کرنا ایک دوسرے کو طعنے دینا، خاوندوں کا یہ سمجھنا کہ ہم ایک لونڈی اٹھا لائے ہیں جو ہمارے ماں باپ کی بھی اسی طرح لونڈی ہے جس طرح ہماری ہے اور اس کی اپنی ذاتی کوئی حیثیت ہی نہیں اور نہ ہی اس کے کوئی احساسات ہیں، اس کے ماں باپ کو گالی دے دی جائے تو یہ ہمارا حق ہے لیکن اگر وہ ہمارے ماں باپ کا احترام چھوڑنا تو درکنار، ذرا سی بے اعتنائی بھی کرے تو ہمارا حق ہے کہ اسے جوتیاں ماریں، گالیاں دیں اس کے ماں باپ کو کوسیں اور ذلیل و رسوا کر کے نکال دیں۔ معاشرہ کا یہ رجحان نہایت ہی ظالمانہ اور جہنم پیدا کرنے والا ہے۔ اور یہ آپ کی تسکین کی جنتیں ختم کر دے گا۔ اس کے برعکس بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ہمارا تو حق ہے کہ ہم بدکلامی کریں۔ شور ڈالیں، کسی کے ماں باپ کو گالیاں دیں۔ مگر خاوند کا یہ حق نہیں کہ برا منائے۔ یا ہمارے ماں باپ کے متعلق کچھ کہے۔

پس اس صورت حال نے معاشرہ میں دکھ پیدا کئے ہوئے ہیں کہ جس گھر میں یہ واقعہ ہوتا ہے صرف وہیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ رشتہ داریوں کے تعلقات کے نتیجہ میں ارد گرد پھیلنا شروع ہو جاتا ہے اور ایسا معاشرہ جس کی تعریف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مومن کے معاشرہ کے طور پر کی ہے اس میں تو یہ دکھ اِس تیزی سے ہر جگہ سرایت کرتا ہے کہ ہر گھر کا دکھ دوسرے گھر کا دکھ بن جاتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ مومنوں کی مثال تو ایک بدن کی سی ہے۔ جس طرح پاؤں کی انگلی کے کنارے پر بھی ایک کانٹا چبھے تو سارا بدن بے چین ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح اگر ایک احمدی گھرانے میں بھی دکھ پہنچے گا تو جس جس احمدی کو علم ہوتا چلا جائے گا وہ دکھ محسوس کرنا شروع کر دے گا۔ تو بجائے اس کے کہ آپ کا طرز عمل معاشرہ میں جنت پیدا کرنے والا ہو، آپ جہنم کیوں پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح آپ خود بھی دکھ اٹھاتے ہیں اور دوسروں کے لئے بھی دکھ کا سامان کرتے ہیں۔

میاں بیوی کا تعلق ایسا ہے کہ جب تک رہتے ہیں حسن اخلاق سے رہنا چاہیئے اگر حسن اخلاق سے نہیں رہ سکتے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کے ساتھ جدا ہو جاؤ، لیکن جدائی میں بھی احسان کا پہلو مدنظر رہے اور کوئی تلخی نہ پائی جائے۔

یہ ہے اسلامی معاشرہ

لیکن اس کے برعکس جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ماحول گندا ہو چکا ہے اور جماعت پر بھی ان باتوں کا بہت برا اثر ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس بدی کو دور کرنے کے لئے کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ قرآن کریم نے اس کا بہت ہی پاکیزہ حل بیان فرمایا ہے اور ایک مثبت طاقت آپ کو عطا کی ہے۔ قرآن کریم نے جہاں نکاح کا مضمون بیان کیا ہے وہاں فرماتا ہے:-

وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ (سورۃ نساء آیت ۲)

کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کا واسطہ دے کر تم مانگتے ہو۔ اور اپنے لئے خیر طلب کرتے ہو وَالْاَرْحَامَ اور ہم تمہیں متنبہ کرتے ہیں کہ رحموں کا حق ادا کرنا۔ اس میں انسان کو متوجہ کیا گیا ہے کہ اپنے ماں باپ کا حق تو تم ادا کرتے ہی ہو تنبیہہ کا خاص پہلو اس وقت پیدا ہوتا ہے جب دو رحموں کے رشتے آپس میں ہو رہے ہوتے ہیں۔ جب ایک کے ماں باپ کا تعلق اپنی بیٹی یا بیٹے کے ذریعہ دوسرے کے ماں باپ سے ہو رہا ہوتا ہے اور بیچ میں ایک سنگم پیدا ہو جاتا ہے، ایک ایسا مقام آ جاتا ہے جہاں میاں بیوی کے ماں باپ دونوں کے ماں باپ بن جاتے ہیں۔ تو فرمایا کہ اس بات کا خیال رہے کہ اب تمہارے ارحام کے تعلقات وسیع ہو رہے ہیں۔ اگر تمہیں ہم سے تعلق اور پیار ہے، اگر تم چاہتے ہو کہ ہم تم سے

رحمت کا سلوک کریں

تو ان رحمی رشتوں کا خیال رکھنا۔ اور کوشش کرنا کہ جس طرح اپنے ماں باپ سے پیار کرتے ہو اور خدمت کرتے ہو، دوسرے کے ساتھ بھی کرو۔ یہ ایک ایسا

متبت نظریہ ہے کہ اگر دونوں میاں بیوی یہ کوشش کریں کہ اپنے ماں باپ سے بڑھ کر نہیں تو کم از کم اپنے ماں باپ کی طرح ہی ایک دوسرے کے ماں باپ کا خیال رکھیں تو اس طرح دونوں میں ایثار پیدا ہو جائے گا، دونوں میں ایک دوسرے سے زیادہ محبت پیدا ہو جائے گی اور بعض اوقات جو زیادتیاں ہو جاتی ہیں وہ بالکل پلٹ جائیں گی، جہنم کی بجائے جنت بن جائے گی۔ لیکن اگر آپ عبادت کرتے رہیں مگر ان باتوں کا خیال نہ کریں اور معاشرہ میں گالی گلوچ ہو تو اس کے نتیجہ میں بدخلقی زیادہ ہو جائے گی لیکن اگر ذکر الٰہی کی عادت ہو تو آپ کو

ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا لحاظ

کرنے کی زیادہ توفیق ملے گی۔

پس یہ دونوں خوبیاں ایسی ہیں جن سے ایک دوسرے کو تقویت ملتی ہے اسی لئے آپ ذکر الٰہی پر بہت زور دیں۔ نماز، ذکر الٰہی اور درود شریف سے اپنی زبان اور اپنے دل کو تر رکھیں تو پھر جب کبھی آپ عادتاً فحش کلامی کرنے کی کوشش کریں گے تو آپ کا نفس آپ کو جھنجھوڑے گا اور متوجہ کرے گا کہ کبھی تم کیسے انسان ہو کہ دودھ کے لئے بھی وہی برتن اور پیشاب کے لئے بھی وہی۔ کھانے کے لئے بھی وہی اور گندگی کے لئے بھی وہی برتن استعمال کرتے ہو، تمہیں شرم نہیں آتی۔ ذکر الٰہی سے دل زبان معطر کرتے کرتے اس میں ایسا گند ڈال دیتے ہو کیا اس منہ کو جس پہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خدا تعالےٰ کا نام چل رہا ہو یہ گند زیب دیتا ہے؟ آپ کا نفس ہی آپ کو توجہ دلائے گا اور رفتہ رفتہ آپ پاکیزگی کے ایک لا متناہی سفر کی طرف رواں دواں ہو جائیں گے۔ اور جب آپ

اللہ تعالےٰ کی خاطر ایثار

کریں گے اور اس کی خاطر دوسرے کے ماں باپ کا خیال رکھیں گے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ دوسرا فریق آپ کے والدین کا پہلے سے بڑھ کر خیال نہ کرے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم یہ بنیادی بات ہمیشہ اپنے اندر امتیازی شان کے ساتھ قائم رکھیں کہ جو نصیحت سنیں اس پر دلی شوق اور جذبہ سے عمل کرنا شروع کر دیں اور معاشرہ میں اس طرح کی ایک رو پیدا ہو جائے کہ کانوں میں 'کہ چلو نیکی کریں' چلو نیکی کریں کی آواز پڑتے ہی نیکی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی دوڑ شروع ہو جائے۔ اگر آپ اس روح کی حفاظت کرتے چلے جائیں تو انشاء اللہ تعالےٰ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس دنیا کو جنت بنانے والے صرف اور صرف احمدی ہوں گے۔ اور ہماری جنت کے ذریعہ ہی دنیا کی جہنمیں تبدیل ہونگی، ہماری ہی وہ زمین ہو گی جو خدا تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق پھیلتی چلی جائے گی۔ یہی وہ جنت ہے جو تمام دنیا پر غالب آنے کے لائق ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہی کو توفیق ملے گی کہ وہ اس جنت کو دنیا میں غالب کر دے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا :-

آج

ایک انتہائی دردناک واقعہ

ہوا ہے جس سے دل بہت ہی مضمحل ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ دل میں ایک گہرا زخم لگا ہے۔ کیونکہ آج سلسلہ کا بہت ہی پیارا خادم اچانک ایک حادثہ میں ہم سے جدا ہو گیا۔ یعنی مولانا عبد المالک خان صاحب جو ایک تبلیغی جہاد پر روانہ ہوئے تھے شیخوپورہ کے قریب ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ اور جب تک ایک ہسپتال کی بدانتظامی سے تنگ آ کر دوسرے ہسپتال میں منتقل کیا گیا اس دوران آپ وفات پا گئے۔ اس واقعہ کی اطلاع ابھی جمعہ کے لئے آنے سے پہلے لاہور سے فون پر ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ہمارا دل بے حد مغموم ہے کیونکہ سلسلہ کا ایک نہایت ہی فدائی خادم جو ہندوستان کے چوٹی کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ جس نے اللہ تعالےٰ کی عزت کو قبول کیا۔ اور دنیا کی عزت کو دھتکار دیا۔ ایسے خاندان سے تعلق رکھتا تھا جس کے آباؤ اجداد کی سارے ہندوستان میں عزت کی جاتی تھی۔ اور کی جاتی ہے۔ لیکن ان کے والد صاحب نے ان عزتوں کو تج کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن کو پکڑا اور کی دی ہوئی عزت کو ہی عزت کی نگاہ سے دیکھا۔

آپ نے ایک امیرانہ زندگی چھوڑ کر ایک فقیرانہ زندگی اختیار کی اور اپنے والد صاحب کے نقش قدم پر چلے کہ نہی صفات سے مزین ہوئے۔ ساری اولاد میں سے

آپ کو یہ امتیازی مقام حاصل ہوا

کہ نہ صرف وقف کیا بلکہ وقف کے تقاضوں کو خوب نبھایا۔ گرمی اور سردی میں، صحت کی کمزوری میں خدمتِ دین کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا چنانچہ آپ پرسوں مجھ سے ملے اور اجازت لی کہ میں فلاں سفر پر جا رہا ہوں اس کے بعد فلاں جگہ ضرورت ہے وہاں جاؤں گا۔ پھر فلاں جگہ جاؤں گا۔ میں نے کہا مولوی صاحب آپ کی صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ پاؤں پر زخم اور شوگر کی تکلیف ہے، عمر کا بھی یہی تقاضا ہے کہ آپ اتنا بوجھ نہ لیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضور! بوجھ کیا میں تو بہت خوش ہوتا ہوں اور میرا دل ان باتوں سے کھل اٹھتا ہے اس لئے مجھے اجازت دیجئے کہ میں دینی سفر پر رہا کروں۔ جتنا زیادہ میں سفر کرتا ہوں اتنا ہی میری طبیعت ہشاش بشاش ہوتی چلی جاتی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے آپ کے اس جذبہ کو قبول فرمایا اور اسی سفر کی حالت میں آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ غم کتنا بھی ہو ہم تب بھی اس اللہ کی رضا سے راضی ہیں۔ آنکھوں سے آنسو گرنا تو انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نرم دل بنا دیا اور انسانیت سکھائی لیکن جزع فزع کی ہمیں اجازت نہیں، نہ ہی وہ ہماری سرشت میں داخل ہے، نہ مایوسی کا ہمیں سبق دیا گیا، نہ مایوسی ہم جانتے ہیں۔ قومیں زندہ رہتی ہیں اور افراد گزرتے چلے جاتے ہیں۔ اور زندہ قومیں قطعاً اس بات کی پرواہ نہیں کرتیں کہ کون آیا اور کون گیا۔ بحیثیت قوم ان کی زندگی کا سفر ہمیشہ آگے سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ بھی ایک زندہ قوم ہے

جانے والوں کے جانے سے دکھ تو ضرور پہنچتا ہے لیکن مایوسی پیدا نہیں ہوتی مجھے امید ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہر جانے والے کے مقابل پر سینکڑوں ہزاروں اس جیسے پیدا کر دیا کرے۔ ایک عبد المالک کو بلائے تو جماعت کو ہزاروں لاکھوں عبد المالک عطا کر دیا کرے کیونکہ دنیا کو مخلصانہ خدمت کرنے والوں کی بے حد ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے اور ہمارا دامن خدمت کرنے والوں سے کبھی تہی نہ رکھے۔ اور دن بدن واقفین کی جماعت کی رونق میں اضافہ ہی ہوتا چلا جائے، روز بروز خدا کے فرشتے دلوں میں تحریک کریں کہ ایک کی جگہ خالی ہوئی ہے تم دس، بیس، سو اور ہزاروں آگے بڑھو اور لبیک کہہ کر اپنے آپ کو پیش کرو کہ ہم اس جگہ کو پُر کرنے کے لئے حاضر ہیں۔

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

بھارت کی درج ذیل جماعتوں کیطرف سے بھی شایانِ شان طریق پر جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ منعقد کئے جانے کے متعلق خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ بوجہ عدم گنجائش ادارہ ان کی اشاعت سے معذرت خواہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ان تمام افراد جماعت کے اخلاص میں برکت عطا کرے اور ان کی مساعی کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ چک امیر تحصیل سونگڑہ۔ سرینگر۔ بینگاڈی۔ ناصر آباد۔ کرڈیلی۔ میلاپالیم۔ کنڈ ارنا کلم۔ ایلیپی۔ چارکوٹ۔ سوبائے ہی مائنز۔ خدام الاحمدیہ کلکتہ۔ یادگیر۔ کرڈاپلی۔ سعد نگر۔ سونگرہ۔ بھانیور۔ بھاگلپور۔ بینگلور۔ رشی نگر۔ ناصرات۔ حیدر آباد۔

قسط اول

خلافتِ رابعہ کی برکات

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۳ء کے لئے مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس کی یہ تقریر موصوف کے جلسہ سالانہ میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے پڑھ کر سنائی۔ (ادارہ)

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ؕ

جناب صدر و حاضرین کرام میری تقریر کا عنوان ہے "خلافت رابعہ کی برکات"
اللہ تعالیٰ کی قدیم اور دائمی سنت یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی روحانی اور اخلاقی راہنمائی کے لئے ضرورت حقہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نبی رسول اور مامورین من اللہ مختلف زمانوں اور اقوام میں مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ جو اپنی آمد کے مقصد کی تکمیل کے لئے ایک الٰہی جماعت کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ اور ان کے بعد ان کے مشن کی تکمیل و اشاعت کے لئے خدا تعالیٰ ان کی خلافت کو جاری فرماتا ہے۔ خلافت تتمہ ہوتی ہے نبوت کا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا کَانَتْ نُبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْھَا خِلَافَۃٌ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۹)

یعنی ہر نبوت کے بعد اس کی اتباع میں خلافت جاری ہوتی ہے۔ اس سے خلافت کا بلند مقام اور اس کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ قرآن کریم کی جو آیت استخلاف میں نے تلاوت کی ہے اس میں مقام خلافت کی عظمت و اہمیت بتائی گئی ہے اور اس کے معنے یہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل بجا لانے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ اور ان کے خوف کی حالت کو امن کی حالت میں تبدیل کر دے گا۔

اس آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ خلافت ایک عظیم نعمت خداوندی اور ایک عظیم وعدہ الٰہی ہے۔ جب تک قوم ایمان اور اعمال صالحہ پر قائم رہے گی خدا تعالیٰ اپنے اس وعدہ کے مطابق نظام خلافت کو قائم کرے گا۔

صداقت احمدیت کی یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے۔ روئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام مسلمان فرقوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو آیت استخلاف کے مصداق ہونے کا دعویٰ بھی کر سکے ثبوت پیش کرنا تو دور کی بات ہے۔ سوائے جماعت احمدیہ کے جو آیت استخلاف کے مصداق ہونے کا دعویٰ بھی پیش کرتی ہے۔ اور اس میں بالفعل خلافت کا مقدس وجود بھی موجود ہے۔

ذلت ہیں چاہتے یہاں اکرام ہوتا ہے
کیا مفتری کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے

پس قرآن کریم جس طرح مسئلہ وفات و حیات مسیح میں جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے اسی طرح مسئلہ خلافت میں بھی صرف جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ باقی تمام بہتر فرقے مسلمانوں کے اس سے محروم و بے نصیب دکھائی دیتے ہیں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خلافت کے دو دور بتائے گئے ہیں۔ پہلے دور میں حضرت رسول کریم صلعم کی رسالت و نبوت کے بعد یہ خلافت حضرت ابوبکرؓ کے ذریعہ قائم ہوئی۔ خلافت راشدہ کا یہ دور رسول مقبول صلعم کی ایک پیشگوئی اَلْخِلَافَۃُ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً (مشکوٰۃ صفحہ ۴۶۳) کے مطابق تیس سال کے بعد ختم ہوا۔

اس کے بعد خلافت کے دوسرے دور کا آغاز زمانۂ فیج اعوج کے بعد موعود آخر الزمان حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ ہوا۔ یہ دور دائمی ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثم سکت کے الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرت ثانیہ کے لئے دائمی کا لفظ استعمال فرما کر اس پیشگوئی کی وضاحت فرمائی ہے۔

تاریخ اسلام اس بات پر شاہد ہے کہ جب سے امت مسلمہ میں خلافت راشدہ کا خاتمہ ہوا مسلمان تنزل و انحطاط اور انتشار و انشقاق کا شکار ہو گئے اور ہر قسم کی خیر و برکت مسلمانوں سے اٹھ گئی۔ اور ہر طرف انہیں محرومیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

قعر مذلت میں گرے ہوئے مسلمانوں کو بچانے اور تنزل و پستی سے باہر نکالنے کے لئے اکابرین امت اور رہنمایان ملت کی طرف سے آئے دن مختلف قسم کی تجاویز و تدابیر پیش کی جاتی رہی ہیں۔ کبھی مجلس مشاورت کے نام سے کبھی رابطہ عالم اسلامی کے خوبصورت لیبل کے ذریعہ کبھی [illegible] کے پس پردہ مختلف تنظیمیں اور جمعیتیں قائم کی جاتی رہیں۔ لیکن اس قسم کی ہر تنظیم و تحریک کو بالآخر ناکامی اور شکست کا ہی منہ دیکھنا پڑا۔ کیونکہ آیت استخلاف کی رو سے تمکین دین اور شیرازہ بندی کی برکات خلافت راشدہ سے وابستہ ہیں۔

اس کے ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ خلافت امت مسلمہ سے خدا تعالیٰ کا ایک دائمی وعدہ ہے جو خدا کی دائمی اور زندہ کتاب قرآن مجید میں مذکور ہے اور اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ کے مطابق خدا تعالیٰ کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کے ایفاء کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر خلافت علیٰ منہاج النبوت کا سلسلہ جاری فرمایا جس کا سلسلہ انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ دنیا میں رونما ہونے والا کوئی انقلاب کوئی طاقت اس بابرکت نظام خلافت کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔

سامعین کرام! بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعودؑ کا وصال تقدیر الٰہی کے مطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوا تو وہ دن جماعت احمدیہ کے لئے بہت بڑی آزمائش کا دن تھا۔ یہ ایسا سانحہ عظیمہ تھا کہ آن واحد میں دنیائے احمدیت کو رنج و غم کی عمیق تاریکی سے دو چار ہونا پڑا۔ اور دوسری طرف مخالفین نے یہ یقین کر لیا کہ اب ان کا شیرازہ بکھر جائے گا اور جماعتی وحدت درہم برہم ہو جائیگی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر قدرت ثانیہ کو قائم فرمایا اور ساری جماعت حضرت مولانا حکیم نورالدینؓ کے مبارک ہاتھ پر بیعت خلافت کرتے ہوئے ایک ہی ہاتھ پر جمع ہو گئی۔

چھ سال کے کامیاب اور عظیم الشان عہد خلافت کے بعد ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو جب آپؓ کا وصال ہوا تو ایک دفعہ پھر دنیائے احمدیت کو رنج و غم کی گہرائی میں دھکیل دیا گیا۔

اس وقت مختلف اطراف سے جماعت کے خلاف دشمنوں کی طرف سے کی جانے والی سازشوں کو دیکھ کر وقتی طور پر بحران کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ دوسری طرف جماعت کے اندر ہی کچھ سازشیوں نے اپنے اثر و رسوخ طاقت و اقتدار اور دولت و ثروت کے بل پر خلافت کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا تھا۔

اس صبر آزما اور ہیبت ناک گھڑی میں خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ایک دفعہ پھر قدرت ثانیہ کی جلوہ گری فرمائی۔ یعنی سیدنا حضرت محمود المصلح الموعودؓ کو مسند خلافت پر متمکن کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی منتخب فرما کر ایک نئی شان سے خلافت کی جلوہ گری فرمائی۔ ۵۲ سالہ طویل اور نہایت کامیاب و بے نظیر خلافت کے بعد ۷ نومبر ۱۹۶۵ء کو اسلام کے وہ فتح نصیب جرنیل کشتی احمدیت کے ناخدا گلشن احمد کے پاسبان اور قوم احمد کے روحانی پیشوا اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے تو ایک دفعہ پھر عالم احمدیت پر ایک خوفناک زلزلہ آ گیا۔

لیکن یہاں بھی خدا تعالیٰ نے دستگیری فرمائی اور دنیائے احمدیت کے ہاتھ کو اپنے پیارے مسیح کے تیسرے خلیفہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں تھما دیا۔ آپؒ خدا تعالیٰ کی اس پیاری جماعت کی قیادت و امامت نہایت احسن رنگ میں ۱۷ سال تک فرماتے رہے۔

آپؒ اپنے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف انسانی کو بلند کرنے اور اشاعت قرآن کے مشن کی تکمیل میں کوشاں رہے۔ اور خاص کر وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا کے وعدۂ الٰہی کے مطابق ۱۹۷۴ء کے پر آشوب زمانہ میں آپؒ اپنی جماعت کو آگ و خون کے دریا سے یوں نکال کر پار لے گئے کہ جیسے ایک باپ اپنے چھوٹے سے بچے کو انگلی

پکڑا کر دشوار گذار گھاٹیوں اور پُر مصائب راہوں پر سے محفوظ بچالے جاتا ہے۔

آپ سب کے دُکھ کو اپنے سینے میں سمیٹ کر اُنہیں اپنی معصوم اور دلنواز مسکراہٹوں سے دُعائیں دیتے اور اپنی جماعت کو یہ مژدۂ جانفزا سُناتے رہے کہ ہر مصیبت اور دُکھ کے وقت تم مسکراتے ہوئے آگے بڑھو اور تم یاد رکھو کہ تمہارے اِس معصوم مسکراہٹ کو تمہارے چہرے سے دُنیا کی کوئی طاقت چھین نہیں سکتی اور اس طرح اپنی جماعت کو حیران کن ترقیات اور انقلابی کامیابیوں سے ہمکنار کرتے رہے۔

بالآخر یہ مقدس و مبارک وجود بھی ۸ اور ۹ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب کو تقدیر الٰہی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس دارِ فانی سے رحلت فرما کر اپنے آقائے حقیقی کے قدموں میں جا بیٹھے۔

یہ گھڑی بھی جماعت کے لئے نہایت ہی اندوہناک اور ہیبت ناک تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے عین موقعہ پر اپنی رحمت و برکت کو سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شکل میں نازل فرمایا۔ اور جماعت ایک دفعہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافتِ رابعہ کے جھنڈے تلے متحد و متفق ہو کر جمع ہو گئی۔ اور اس طرح پھر خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کی اس پیشگوئی کو پورا فرمایا کہ لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجل او رجال من ابناء الفارس۔ کہ آخری زمانہ میں جب ایمان ثریا تک عروج کر جائے گا تو اُس وقت اہل فارس میں سے ایک شخص یا چند اشخاص کو خدا تعالیٰ مبعوث فرمائیگا جو ثریا سے اُس ایمان کو دُنیا میں لاکر انسانی قلوب میں مرتسم کر دیگا۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

"حضرت رسول کریم صلعم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت کے لئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کو کھڑا کریگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اُن میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد مَیں ہوں۔ لیکن رجالؐ کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دینِ اسلام کی عظمت قائم رکھنے اور اُس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔"

(الفضل ۲؍ستمبر ۱۹۵۵ء)

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اور سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع بھی اُن ہی اہل فارس کے افراد میں سے ہیں۔ جو نئے سِرے سے ثریا سے ایمان کو لاکر زمین پر قائم فرما رہے ہیں۔

آپ کے سامنے خلافتِ رابعہ کی برکات کے بارے میں کچھ عرض کرنے سے قبل حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اختصار سے تعارف کرانا اور آپ کی ذاتِ اقدس کے ساتھ وابستہ چند پیشگوئیاں بتانا چاہتا ہوں۔

تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلعم کے خلیفۂ رابع حضرت علی کرم اللّٰہ وجہہٗ کا اکیس نام طاہر ہے۔ (ارجح المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب صد۳۵)

عجیب بات یہ ہے کہ مستند تاریخ اسلام مثلاً طبری سے ثابت ہے کہ خلافتِ رابعہ کا قیام جون کے مہینہ میں عمل میں آیا تھا۔ کیونکہ قمری اعتبار سے وہ دن ۲۵؍ذو الحجہ ۳۵ھ کا تھا۔ جو شمسی کیلنڈر کے مطابق قطعی طور پر جون کا مہینہ آتا ہے۔

(حضرت مرزا طاہر احمد مصنف مولانا دوست محمد صاحب صد۲)

اور آپ حضرات جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت رابعہ کا قیام بھی ماہ جون ۱۰؍تاریخ ۱۹۸۲ء میں ہوا ہے۔

اس موقعہ پر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نہایت عظیم الشان پیشگوئی پیش کرنا مناسب ہوگا۔

آج سے ۶۵ سال قبل جلسہ سالانہ ۱۹۱۹ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تقریر کرتے ہوئے ایک عظیم الشان بشارت فرمائی کہ

"مَیں نے (رؤیا میں) دیکھا کہ مَیں بیت الدعا میں بیٹھا تشہد کی حالت میں دُعا کر رہا ہوں کہ الٰہی میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کا ہوا۔ پھر جوش میں آکر کھڑا ہوا ہوں اور یہی دُعا کر رہا ہوں کہ دروازہ کھلا اور میر محمد اسمٰعیل صاحب اس میں کھڑے روشنی کر رہے ہیں۔ اسمٰعیل کے معنے ہیں خدا نے سُن لی۔ اور ابراہیمی انجام سے مراد حضرت ابراہیم کا انجام ہے۔ کہ اُن کے فوت ہونے پر خدا تعالیٰ نے حضرت اسحٰق اور حضرت اسمٰعیل دو قائم مقام کھڑے کر دیئے یہ ایک طرح کی بشارت ہے جس سے آپ لوگوں کو خوش ہو جانا چاہیئے۔"

(عرفانِ الٰہی صد۱۲)

آج جب کہ یہ عظیم الشان پیشگوئی ایک اور ایک دو کی طرح پوری ہو گئی ہے تو یہ موقع ہمارے لئے بے حد خوشی اور مسرت کا موقع ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کی حمد و شکر کے ترانے گاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آج سے ۶۵ سال قبل حضرت مصلح موعودؓ کو جو بشارت دی تھی اس کو ہم نے پورے ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت ابراہیم کی طرح اللہ تعالیٰ نے آپؓ کے بھی قائم مقام کھڑے کر دیئے اور دونوں آپؓ ہی کے جگر گوشے ہیں یعنی حضرت ناصر اور حضرت طاہر ایک اسحٰق کے قائمقام ہیں تو دوسرے اسمٰعیل کے۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طرح دونوں ہی خلافت کے نہایت پر عظمت مقام پر متمکن ہوئے۔

احباب کرام! مَیں سب سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسندِ خلافت پر متمکن ہوتے ہی جماعت کو خوشخبری دیتے ہوئے جو نہایت عظیم الشان اور پُر شوکت مژدۂ جانفزا سنایا تھا آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"مَیں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلاء ممکن ہو سکتا تھا جو آیا اور جماعت بڑی کامیابی کے ساتھ اس امتحان سے گذر گئی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتے ہوئے۔ اب آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے۔ خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ کوئی دشمن دل کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی۔ اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اُسی شان کے ساتھ نشو و نما پاتی رہے گی۔ جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع صد۶۲)

ولادتیں

(۱):- مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۱؍مارچ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نام "فسزید الدین طارق" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم مستری محمد دین صاحب درویش کا پوتا ہے اور مکرم شیخ یٰسین شریف صاحب مرحوم سکندر آباد کا نواسہ ہے۔ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک و خادم دین بننے کے لئے احباب دُعا کریں۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

نوٹ:- مکرم مستری محمد دین صاحب نے اس خوشی میں مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ خیراً۔ (ادارہ)

(۲):- مکرم بابر خان صاحب سورو کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۱-۲-۸۴ کو بیٹا عطا فرمایا ہے موصوف مبلغ ۱۰/- روپے مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے بچہ کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

اعلانِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۲۳-۳-۸۴ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب ایم-ایس سی (کیمسٹری) ایم فل-پی ایچ ڈی ولد مکرم مشفیق احمد صاحب آف کانپور (یو-پی) حال غانا مغربی افریقہ کے نکاح کا اعلان تیرہ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ شاہدہ مبارک صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب خوشنویس جماعت احمدیہ ناصر آباد (کیرنگ اڑیسہ) کے ہمراہ فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کو ۱۹۷۸ء میں احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں۔ تعلیم سے فراغت پانے کے بعد وقف کرکے غانا مغربی افریقہ میں تعلیمی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اس وقت خدمات سلسلہ بجالا رہے ہیں۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم مبارک احمد صاحب نے مبلغ ۱۰۰/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ خیراً۔ احباب جماعت اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر حیثیت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار۔ عنایت اللہ احمدی خادم لنگر خانہ حضرت مسیح موعود قادیان

آل کیرالہ کانفرنس کے بعد

کیرالہ کی جماعتوں میں مبلّغین کرام کا کامیاب دورہ

رپورٹ مرسلہ نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوڈیا تھور میں منعقدہ جماعتہائے احمدیہ کیرالہ کی ۲۶ ویں سالانہ کانفرنس نہایت ہی کامیابی کے ساتھ مورخہ ۱۵/۳/۸۲ کو ختم ہوئی۔ اس کے بعد مبلّغین کرام نے ایک ہفتہ کیرالہ کی جماعتوں کا تربیتی و تبلیغی دورہ کیا۔

چنانچہ مورخہ ۱۶/۳/۸۲ کو مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلّغ حیدرآباد، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مالاباری اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر چند دوسرے دوستوں کے ہمراہ وانیم بلم پہنچے۔ اسی روز شام ایک پبلک جلسہ زیر صدارت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ وانیم بلم منعقد ہوا۔ جس میں بعد تلاوت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلّغ سلسلہ نے ملیالم زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے ختم نبوت، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے وفات مسیح از روئے قرآن اور حدیث کے موضوع پر تقاریر کیں۔ بعد ہٗ صدر جلسہ نے احباب کرام کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح جلسہ رات دس بجے برخواست ہوا۔

اسی مقام پر مورخہ ۱۷/۳/۸۲ کو دوسرا پبلک جلسہ ہوا۔ ہینڈ بلز اور اشتہاروں کے ذریعہ اس جلسہ کی تشہیر کی گئی۔ شام کو سات بجے بازار میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور افتتاحی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلّغ سلسلہ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے موضوع پر بزبان ملیالم تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے ختم نبوت اور وفات مسیح اور ملیالم زبان میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے وفات مسیح کے عنوان پر تقاریر کیں۔ مختصر صدارتی تقریر کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن صبح دس بجے نیلمبور کے لئے روانہ ہوئے۔ نیلمبور میں کیرولائی اور وانیم بلم کے کثیر تعداد میں نوجوان شریک ہوئے۔ بازار میں نہایت خوبصورت سٹیج بنایا گیا تھا۔ زیر صدارت مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب جلسہ تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے ملیالم زبان میں تقاریر کیں۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے ختم نبوت، وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بیان کیا۔ اختتام پر مکرم صدر مجلس نے ملیالم زبان میں جماعت کی بین الاقوامی حیثیت کو بیان کیا۔ اور مخالفین احمدیت کو متانت کے ساتھ سوچنے کی دعوت دی۔

اس اجلاس کے اختتام پر جماعت اسلامی کے ایک رُکن نے ہمارے خلاف نعرے بازی شروع کر دی۔ دفعتاً مخالفین کے ہجوم میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ آپس میں الجھنے لگے معلوم ہوا کہ یہاں کمیونسٹ پارٹی والوں نے مودودی پارٹی والوں کو ایسا کرنے سے روکا تو وہ ان سے الجھ گئے۔ کمیونسٹ پارٹی والوں نے کہا کہ یہ بد تمیزی ہے کہ آپ ان کے جلسہ میں رکاوٹ پیدا کریں آپ کل کر لیں۔ اور انہوں نے ببانگ بلند کہا کہ اب ہم احمدیوں کا ساتھ دیں گے اور اگلے روز تمہیں جلسہ نہیں کرنے دیں گے۔ اور ہم احمدیوں کو اپنی طرف سے ایک مسجد تعمیر کر کے دیں گے۔ اس طرح اس مقام پر دشمن اپنے ہاتھوں سبک سار ہوا۔

مورخہ ۱۸/۳/۸۲ کو وفد کیرولائی پہنچا۔ کلکوٹم میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے پُر اثر تقریر کی۔ غیر احمدی احباب نے کثرت سے شرکت کی۔ اسی روز شام سات بجے کرولائی میں مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلّغ کیرالہ کی ہی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ ایک ہزار کے قریب احباب اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

کالی کٹ تین چار لاکھ سے زیادہ آبادی والا شہر ہے۔ یہاں پبلک جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ بعد تلاوت مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔

مورخہ ۱۹/۳/۸۲ ایس سٹینڈ سیفانور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ بس اسٹینڈ کے عقب میں واقع مسجد احمدیہ میں مستورات کا انتظام تھا۔ مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلّغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ شروع ہوا۔ قائد علاقائی مکرم کے۔ محمود صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم ڈاکٹر پی منصور احمد صاحب پریذیڈنٹ سنٹرل کمیٹی کیرالہ نے افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد صدر جلسہ، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر مجلس کی صدارتی تقریر اور دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔ اس اجلاس میں حاضرین جلسہ کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ بہت سے دوست دوسری جماعتوں سے بھی شامل ہوئے۔

تمام اراکین وفد میتانور سے پینگا ڈی دوپہر دو بجے پہنچے۔ اسی روز شام چھ بجے مسجد احمدیہ کے صحن میں مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب انچارج مبلّغ کیرالہ کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر مجلس نے مختصر افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آپؐ سے عشق کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ہٗ ایک نظم مکرم بشیر احمد صاحب نے پڑھی۔ اور اس کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلّغ آندھرا پردیش نے عشق محمدیؐ، ختم نبوت اور وفات مسیح علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ ہر دو مقررین کی تقاریر کا ترجمہ مکرم ٹی احمد سعید صاحب کالیکٹ نے ملیالم زبان میں ساتھ ساتھ کیا۔ اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب کی ختم نبوت کے موضوع پر ملیالم زبان میں ہوئی۔ آخر صدر مجلس نے سامعین کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس برخواست ہوا۔

مورخہ ۲۱/۳/۸۲ کو رات ۷ بجے مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب انچارج دورہ انچارج مبلّغ کیرالہ کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ بعد تلاوت و افتتاحی تقریر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے ختم نبوت اور اس کی حقیقت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلّغ سلسلہ نے ملیالم زبان میں ختم نبوت، وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بیان کیا۔

مورخہ ۴/۳/۸۲ بعد نماز مغرب مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ بعد تلاوت مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلّغ انچارج آندھرا پردیش نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسئلہ ختم نبوت پر نہایت ہی مدلل تقریر کی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور وفات مسیح کے موضوع پر ہوئی۔ صدر مجلس نے ایک دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تمام اجلاسات نہایت کامیاب رہے اور بہت مخالفت کے باوجود ہر مقام پر اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر رہا اسی طرح اس موقعہ پر تمام احمدی بھائیوں نے بھرپور تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین ✤

اعلانات نکاح

(۱)۔ مورخہ یکم مارچ ۱۹۸۲ء کو خاکسار نے مکرم عبد القیوم صاحب الولی یادگیر کے نکاح کا اعلان مکرمہ بدر النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد العزیز صاحب فراش یادگیر کے ساتھ مبلغ ۱۲۵/- روپے حق مہر پر کیا۔ اس موقعہ پر مکرم عبد القیوم صاحب اور مکرم عبد العزیز صاحب نے دس دس روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔

(۲)۔ مورخہ ۲/۳/۸۲ کو مکرم رفعت اللہ صاحب غوری یادگیر نے مکرم حبیب محمد سوداگر صاحب یادگیر کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ رضیہ سلطانہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد الرشید صاحب شحنہ یادگیر مبلغ ۲۱۰۰/- روپے حق مہر پر کیا۔ اس موقعہ پر فریقین کی طرف سے مختلف مدات میں مبلغ ۵۰/- روپے ادا کئے گئے۔

خاکسار۔ عبد المومن راشد مبلّغ سلسلہ

قارئین کرام ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔ (ادارہ)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

جماعتِ احمدیہ سپین کے پہلے جلسہ سالانہ میں ۵۱۰ افراد کی شمولیت

مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر انچارج مبلغ سپین کی رپورٹ کے مطابق جماعتِ احمدیہ سپین کا پہلا جلسہ سالانہ مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مسجد بشارت میں منعقد ہوا۔ اِس روز بادل، بارش اور تیز برفانی ہوا کے باوجود بفضلہ تعالیٰ پانچ سو دس افراد نے شرکت کی۔ ان میں سے چار سو بھی تر غیر مسلم تھے۔ بعض مقامات کے میئر صاحبان، ان کے سیکرٹریز، قرطبہ کے اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد اور مسجد بشارت کے ارد گرد کے ماحول میں بسنے والے احباب تھے۔ جلسہ میں مکرم عبدالرحمٰن صاحب، مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مرکزی مبلغ اور مکرم عبدالستار خاں صاحب مرکزی مبلغ نے تقاریر کیں۔ جلسہ میں سوال و جواب کا بھی پروگرام تھا۔ جو بہت دلچسپ رہا۔ سوالوں کے جواب خاکسار میر محمود احمد انچارج مشنری نے دیئے۔ اس موقع پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ قرطبہ کے ریڈیو نے خاکسار میر محمود احمد کا انٹرویو لیا جو ریڈیو کی نیشنل سروس نے براڈ کاسٹ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان مساعی کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

سیرالیون میں جماعتِ احمدیہ کے ۱۷ ویں سیکنڈری سکول کا افتتاح

مکرم فضل الٰہی صاحب عارف مشنری ویسٹرن ریجن (سیرالیون) کے حوالے سے روزنامہ الفضل ربوہ ۹ر فروری ۱۹۸۴ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۸۳ء کو اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ سیرالیون کو ایک سیکنڈری سکول کے باقاعدہ افتتاح کی توفیق عطا کی۔ یہ سکول سیرالیون کے شمالی صوبہ کے ایک اہم مقام روٹے فنک (ROTIFUNK) میں کھولا گیا ہے۔ یہ سیرالیون میں احمدیہ مشن کے تحت کھولے جانے والے سیکنڈری سکولوں میں سترھواں سکول ہے۔ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے قائم کردہ یہ سکول اہل سیرالیون کی نئی پود کو نہ صرف تعلیم کی نعمت سے آراستہ کرتے ہیں بلکہ یہ ادارے اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بھی تعلیم کا گہوارہ ثابت ہو رہے ہیں۔ ان سکولوں کے اساتذہ نہایت محنت اور لگن سے ان کی تربیت کے لئے کوشاں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے مختلف علاقوں سے اہل سیرالیون احمدیہ مشن سے اپیل کر رہے ہیں۔ کہ ان کے ہاں بھی سکول کھول کر ان کی تعلیمی میدان میں مدد کی جائے۔ سکول کی افتتاحی تقریب میں مکرم مولانا محمد صدیق صاحب مشنری انچارج و امیر سیرالیون۔ مکرم الحاج کمانڈا بونگے جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ اور دیگر اکابرینِ جماعت نے شرکت کی۔ یہ وہی شہر ہے جہاں سے چالیس سال قبل احمدیت کے مبلغ مولانا الحاج نذیر احمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء کو باہر نکال دیا گیا تھا۔ آج سکول کے طلباء نے شہر سے باہر آکر اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے وفد کا استقبال کیا۔ جب مولانا نذیر احمد علی صاحب کو نکالا گیا تھا اُس وقت وہاں عیسائیت کا زور تھا۔ مگر آج وہاں کے لوگ احمدیت کے مبلغین کا پُرجوش استقبال کر رہے تھے۔ اور عیسائیت کے مقابل سکول کھلنے پر خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ چنانچہ تلاوت قرآن پاک کے ساتھ تقریب کا افتتاح ہوا۔ جو روٹے فنک کی جامع مسجد کے چیف امام نے کی۔ انہوں نے اِس موقعہ پر جماعتِ احمدیہ کا شائع کردہ قرآن ہاتھ میں اُٹھا کر کہا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ احمدیوں کے قرآن میں بسم اللہ نہیں ہوتی میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ یہ بات غلط ہے۔ جماعتِ احمدیہ کا شائع کردہ قرآن ایک وہی ہے۔ جو دوسرے مسلمانوں کے پاس ہے۔ اِس میں زیر زبر کا فرق نہیں اگرچہ میں احمدی نہیں مگر یہ قرآن میرے ہاتھ میں ہے۔ الحمدللہ کہ یہی چیف امام صاحب ایک ہفتہ بعد داخل سلسلہ احمدیہ ہوگئے۔ اور اب تک اِس قصبہ میں چالیس افراد داخل سلسلہ ہو چکے ہیں۔ تلاوت کلام پاک کے بعد قومی ترانہ پڑھا گیا۔ اِس کے بعد پیرا ماؤنٹ چیف۔ امیر و مشنری انچارج، مکرم الحاج کمانڈا بونگے صاحب، مکرم ایم بی بائیو پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن، مسٹر پاسے کونٹے، مسٹر آئی ایچ کوکر اور مکرم محمد ادریس صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

اور احمدیہ مشن کی بے لوث تعلیمی اور طبی خدمت کو ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں علم کے نور سے دُنیا کی قوموں کو منور کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

یوم مصلح موعودؓ کی خوشی میں علمی اور ورزشی مقابلے

مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان تحریر کرتے ہیں کہ یوم مصلح موعودؓ کی خوشی میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد کئے۔ موسم کی خرابی کے باعث اُچھلو کود کے تحت کرائے جانے والے ورزشی مقابلہ جات کچھ دیر سے کرائے گئے۔ چنانچہ مجموعی طور پر علمی مقابلہ جات میں اطفال کی بیت بازی۔ اور "میرے پاکیزہ اور پسندیدہ اشعار" عنوان کے تحت ہونے والا مشاعرہ جبکہ خدام و اطفال کے مقابلہ جات تانگ جمپ۔ روڑیں۔ کبڈی۔ میرو ڈبہ فٹ بال۔ والی بال کرائے گئے۔ مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے انعامات تقسیم فرمائے۔ مجموعی طور پر ۵۰۰ روپے کے قریب انعامات تقسیم کئے گئے۔ اِس موقع پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس

مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی سیکرٹری تبلیغ لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۳/۲/۸۴ء کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اُن پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبشیری پیشگوئیوں کا ایمان افروز رنگ میں تذکرہ فرمایا۔ آخر میں صدر مجلس کی صدارتی تقریر اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

رشی نگر میں لجنہ اماء اللہ کا تربیتی اجلاس اور یوم والدین

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۲/۱/۸۴ کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد احمدیہ رشی نگر میں مکرم محمد رفیق صاحب بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی کوشش سے مستورات کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز مکرمہ حسینہ اختر صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرمہ فہمیدہ اختر صاحبہ کی نظم خوانی سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم محمد رفیق صاحب بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم عبدالحی صاحب گنائی معلم وقفِ جدید نے احمدی مستورات کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ مکرم عبدالسلام صاحب لون صدر جماعت کی صدارتی تقریر اور اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

مکرم عبدالحمید صاحب ناصر ناظم اطفال رشی نگر کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۳/۱/۸۴ء کو مکرم ماسٹر عبدالسلام صاحب لون کی زیر صدارت یوم والدین کے سلسلہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد خاکسار عبدالحمید ناصر۔ مکرم عبدالحی صاحب گنائی معلم وقفِ جدید اور صدر مجلس نے موقعہ کی مناسبت سے تقاریر کیں۔

سائیکلوں پر تبلیغی سفر

مکرم محمد ارشد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۹/۱/۸۴ کو مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ کے چار خدام خاکسار محمد ارشد۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب۔ مکرم سراج احمد خاں صاحب اور مکرم منصور احمد صاحب پر مشتمل ایک وفد نے سائیکلوں پر علی گڑھ سے ۵۰ کلومیٹر دُور ہاتھرس مقام تک لٹریچر تقسیم کرنے کی غرض سے سفر کیا۔ تسبوان مقام میں بھی لٹریچر تقسیم کیا۔ اور پورے راستہ اور ہاتھرس میں کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ سفر بہت کامیاب رہا۔

نائیجیریا میں جماعتِ احمدیہ کے تحت تعمیر ہونے والا آٹھواں ہسپتال

وکالتِ تبشیر ربوہ کی طرف سے الفضل ربوہ ۲/۲/۸۴ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق گذشتہ سال اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کو تحریک جدید کے تحت اوجوکورو میں ایک شاندار ہسپتال تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے کھلنے والا یہ آٹھواں ہسپتال ہے۔ جس کی تعمیر پر قریباً اسی لاکھ روپے خرچ

ہوئے ہیں۔ احمدیہ ہسپتال ادجو کورو کی انچارج اپاپا کلینک کے انچارج مکرم ڈاکٹر نظام الدین برهن صاحب آف مارلیشس جنہوں نے پاکستان سے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر کے اپنی زندگی وقف کی ہے کا بڑا دخل ہے۔ اس ہسپتال کے انچارج مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب ایم بی بی ایس، ایف آر سی ایس واقفِ زندگی ایک ماہر سرجن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جملہ ڈاکٹروں کو انسانیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا کرے۔ آمین

میلا پالیم مشن کی تبلیغی مساعی

مکرم مولوی اے ایوب صاحب مبلغ میلا پالیم کی طرف سے مرسلہ ایک رپورٹ کے مطابق عیسائی پادری صاحبان کی اس علاقہ میں اسلام کے خلاف، عام عبادت گاہ کے نام پر جگہ جگہ پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کے جواب میں ایک تبلیغی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم اے بی مولوی عبد القادر صاحب صدر جماعت میلا پالیم نے ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے سینکڑوں افراد تک اسلام اور احمدیت کا لٹریچر پہنچایا گیا۔

حیدرآباد میں یوم تبلیغ

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۲ر فروری ۱۹۸۴ء کو مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام احمدیہ مسلم مشن سے خدام کو تین گروپوں میں روانہ کیا گیا۔ مختلف علاقوں میں خدام نے ہاتھوں اور تھیلوں میں لٹریچر لیے ہوئے معززین حیدرآباد کو پیغام حق پہنچایا۔ بعض مقامات پر گھروں کے لیٹر بکس میں بھی لٹریچر ڈالا گیا۔ شام چار بجے تک خدام نے اس خدمت میں حصہ لیا اور حیدرآباد کے محلہ افضل گنج۔ کوٹھی۔ عابد سرکل نامپلی، مہدی پٹنم، احمد نگر، ریڈ ہلز اور ملے پلی وغیرہ میں کثیر تعداد میں لٹریچر کی تقسیم کی گئی۔ بعض مقامات پر تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ اس روز خدام نے ایک سو افراد کو بذریعہ ڈاک بک پوسٹ لٹریچر روانہ کیا۔ ایک سکھ دوست نے بھی اس میں حصہ لیا۔ انہوں نے جماعت کے لٹریچر سے غیر احمدی دوستوں کو بتایا کہ امام مہدیؑ کا ظہور ہو گیا ہے۔ اور امام مہدیؑ کے آنے کا ذکر سکھ لٹریچر میں بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

تبلیغی اجلاسات

مکرم ایم اے علی صاحب صدر جماعت احمدیہ آئیرا پورم کیرالہ سے تحریر کرتے ہیں کہ ایک اہل سنت قاضی صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف تقریر کی۔ اس کے جواب میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم مولوی کے پی اُنین صاحب اور مکرم مولوی سی۔ پی محی الدین صاحب کٹی نے تقاریر کیں۔ آئیرا پورم سے ۱۲ کلو میٹر کے فاصلہ پر کالڈی نام کے شہر میں غیر احمدیوں کی طرف سے کچھ روز روزانہ تقاریر کا پروگرام چلتا رہا۔ جس میں جماعت احمدیہ کے افراد کو بھی تین روز تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ مکرم مولوی سی پی محی الدین صاحب کٹی نے تقاریر کیں۔ جنہیں بہت پسند کیا گیا۔ اس طرح پہلی دفعہ کالڈی شہر میں احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

احمدیہ مسلم مشن بھدرک کی تبلیغی مساعی

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ بھدرک تحریر کرتے ہیں کہ ۱۵؍۲؍۸۴ کو خاکسار، مکرم وسیم احمد صاحب اور مکرم فیروز احمد صاحب بسلسلہ تبلیغ بھدرک سے چاند بالی روانہ ہوئے۔ جو کہ بھدرک سے ساٹھ کلو میٹر دور ہے۔ یہاں پر اتوار کو میلہ لگتا ہے۔ ہم اپنے ساتھ کافی تعداد میں لٹریچر لے گئے تھے۔ راستے میں جو بھی گاؤں آیا وہاں ہم نے سنجیدہ طبقہ میں لٹریچر تقسیم کیا۔ دن کے بارہ بجے ہم لوگ چاند بالی پہنچے۔ اور سنجیدہ لوگوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ کچھ غیر احمدی نوجوانوں سے تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ اور احسن رنگ میں ان تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔

مورخہ ۱۹ر فروری کو سورو میں ایک تبلیغی جلسہ مکرم شمس الدین صاحب زعیم انصار اللہ کی صدارت میں ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم خالد حسین صاحب، خاکسار اور صدر صاحب نے تقاریر کیں۔

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور کی ہی دوسری رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲۶ر فروری کو سونگا رپور میں مکرم غلام مرتضیٰ صاحب قادری کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم شیخ معراج صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم حاکم خان صاحب کی نظم کے بعد خاکسار

نے تربیتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم شیخ قاسم صاحب نے نظم سنائی۔ صدر جلسہ کی صدارتی تقریر اور دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ آتے جاتے ہوئے ٹرین گاڑی میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

امروہہ میں تبلیغی و تربیتی اجلاسات

مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۴ر فروری کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ امروہہ میں تبلیغی و تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم عبد الوحید صاحب صدر جماعت کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ظہیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔ بعدہٗ مکرم مبارک احمد صاحب اور لیاقت علی صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور غلبۂ اسلام کے موضوع پر تقریر کی جس کے ساتھ یہ جلسہ برخواست ہوا۔

مورخہ ۲۵ر فروری کو ''محلہ قریشیاں'' امروہہ میں مکرم مبشر احمد صاحب کے گھر پر بھی تقریر کا پروگرام بنایا گیا۔ مکرم ظہیر احمد صاحب کی تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے قریباً سوا گھنٹہ تقریر کی۔

کٹک میں تربیتی اجلاس

مکرم مولوی سخاوت احمد خان صاحب مبلغ کٹک تحریر کرتے ہیں کہ ۲۶؍۲؍۸۴ کو دار التبلیغ کٹک میں ایک تربیتی اجلاس مکرم سید ابو صالح صاحب صدر جماعت احمدیہ کٹک کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم خالد احمد صاحب نے تربیت کی اہمیت پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم سید کلیم احمد صاحب نے چند احادیث پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد مکرم غلام مصطفیٰ صاحب سیکرٹری امور عامہ نے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے کامل نمونہ ہیں'' کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالی صدر جلسہ کی تقریر اور دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

مٹانور (کیرالہ) میں تبلیغی جلسہ

مکرم سی۔ ایچ عبد الرحمٰن صاحب معلم وقفِ جدید تحریر کرتے ہیں کہ ۱؍۱؍۸۴ کو جماعت احمدیہ کوڈالی کے زیر اہتمام مٹانور بس اسٹینڈ میں مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے لئے مٹانور سے دس بارہ میل تک چاروں طرف خوب تشہیر کی گئی۔ جس کی وجہ سے غیر احمدی اور غیر مسلم افراد کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم پی۔ منصور احمد صاحب نے استقبالیہ تقریر کی۔ اس کے بعد صدر جلسہ مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر ایک بک سٹال بھی لگایا گیا۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

جماعت احمدیہ بھرت پور میں تبلیغی و تربیتی اجلاس

مکرم مولوی ملک محمد مقبول صاحب مبلغ بھاگلپور تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۰ر مارچ ۱۹۸۴ء کو جماعت احمدیہ بھرت پورہ سیوان میں مکرم اختر پرویز صاحب کے مکان پر تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں غیر احمدی احباب بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور جماعت احمدیہ کے عقائد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب میں غیر احمدی احباب کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ مورخہ ۱۱ر مارچ کو بھرت پورہ سیوان میں ہی مکرم غلام نبی صاحب کے مکان پر تربیتی جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم اختر پرویز صاحب، مکرم غلام نبی صاحب، مکرم شریف احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعد دعا یہ جلسہ برخواست ہوا۔ اس روز بھی مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔ چنانچہ غیر از جماعت دوستوں نے وفات مسیح اجرائے نبوت۔ ختم نبوت اور قبر مسیح کے سلسلہ میں سوالات کیے۔ جن کے خاکسار نے جواب دیئے۔ نیز غیر احمدیوں اور غیر مسلم احباب میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

مورخہ ۱۲ر مارچ کو چھپرہ میں مکرم صلاح الدین صاحب ٹھیکیدار کے مکان پر ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی بعد دعا یہ اجلاس برخواست ہوا۔

معاونین قادیان میں توسیع تبلیغ کیلئے مالی تعاون کی اپیل

محترم حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی فرمان کے مطابق مضافات قادیان میں بسنے ہوئے مسلمانوں میں مؤثر رنگ میں تبلیغ و تربیت کی مہم امارت مقامی قادیان کی زیر نگرانی گذشتہ سال میں شروع کی گئی تھی۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ و مقامی اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی کے تعاون سے ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت تبلیغی و تربیتی مساعی شروع کی گئیں۔ احباب جماعت قادیان کے مخلص انصار و خدام نے اس میں دلی ذوق و شوق سے حصہ لیا اور چھوٹے چھوٹے دیہات میں جاکر کام شروع کیا۔ شروع میں یہ حلقہ سولہ کلو میٹر کے ریڈیس میں تھا مگر جیسے جیسے کام تیز تر ہوتا گیا ہماری تبلیغی مساعی کا حلقہ بھی وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ اور اب تو یہ حلقہ پچاس ساٹھ کلو میٹر کے ریڈیس تک ممتد ہو چکا ہے۔

احباب کو بخوبی علم ہے کہ ایسے کاموں کے لئے پیسے کی بھی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ لوکل انجمن نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے مالی تعاون حاصل کیا۔ اور مقامی افراد نے بھی لوکل فنڈ میں حصہ لیا اور یہ کام چلتا رہا۔ ہمارے رب کریم نے خاص فضل فرمایا اور حضور کی خصوصی توجہ اور دعاؤں سے جلسہ سالانہ تک پانصد سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ فالحمد للہ۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب نو احمدی احباب کو استقامت عطا فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ماہ دسمبر ۱۹۸۳ء تک کی تبلیغی مساعی کی رپورٹ پیش ہونے پر کام کی وسعت اور مقامی جماعت کے محدود مالی وسائل کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھارت کی تمام احمدیہ جماعتوں کے افراد کو اس کار خیر میں حصہ لینے کا اور اس ثواب میں شامل ہونے کی تحریک ان الفاظ میں فرمائی ہے۔

"فنڈ مہیا کریں ہندوستان کی جماعتوں کو متوجہ کریں کہ اللہ اس قدر فضل فرما رہا ہے وہ بھی لپکیں گے کہ شہیدوں میں داخل ہوں۔ اور مالی قربانی کے ذریعہ اس عظیم آسمانی تحریک میں اپنا حصہ ڈال کر اللہ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ مجھے اُمید ہے کہ تمام ہندوستان سے اس غرض سے بآسانی ایک لاکھ روپیہ یا زائد وصول ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔"

اس سلسلہ میں جماعتوں کے امراء / صدر صاحبان کو امارت مقامی قادیان کی طرف سے چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ دفتر محاسب میں "مقامی تبلیغ" کے نام سے ایک امانت کھول دی گئی ہے۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے فرمان کے مطابق لپکیں گے کہ شہیدوں میں شامل ہونے کے اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے دل کھول کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں اپنے فضل سے بہت برکت عطا فرمائے اور آپ کے ایمان و اخلاص میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا وسیم احمد

امیر جماعت احمدیہ قادیان

تحریک جدید کیا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔ "تحریک جدید نام ہے۔ اس جد و جہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے"۔ آپ پر جو جد و جہد واجب ہے کیا آپ اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ وکیل المال تحریک جدید قادیان

جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں

صوبائی وزیر کالی مُتو کی تقریر

رپورٹ محترم مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ مدراس کو مورخہ ۴ر مارچ ۱۹۸۴ء بروز اتوار بہت وسیع پیمانے پر ایک پبلک جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ یہ جلسہ عام شہر مدراس کے عین وسط میں مقام پورو ویٹیڈ شام کے چھ بجے منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے بارے میں قد آدم پوسٹرز مدراس شہر کے چاروں طرف وسیع پیمانے پر چسپاں کئے گئے۔ تامل انگریزی اخباروں میں اعلانات شائع ہوئے۔

مکرم نور الدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت مکرم شریف احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ مکرم صدر صاحب نے اس جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان فرمائی اور بتایا کہ اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں غیر مذاہب میں جو غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں اُن کے ازالہ کے لئے ہی یہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے بعد عزیزان بشارت احمد صاحب اور ناصر احمد صاحب نے سیرت رسول کریم صلعم کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ بعدہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت احمدیہ نے حضرت رسول کریم صلعم کی سیرت و سوانح بیان کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلعم کی رحمۃ للعالمین کی حیثیت کے بارے میں روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار نے کتب سابقہ میں حضرت رسول کریم صلعم کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیوں کا ذکر کرتے کے بعد حضرت رسول کریم صلعم کی غلامی میں اور شریعت محمدی کی خدمت و تبلیغ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم محی الدین علی صاحب نے قرآن و اسلام کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ نے جو انتظام فرمایا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کے ضمن میں احمدیت اور اس کے عقائد کے بارے میں بیان کیا۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ علاقہ تامل ناڈو کے نہایت سحر بیان مقرر و ادیب شری کالی مُتو (KALIMUTHU) M.A. PH.D جو صوبائی حکومت تامل ناڈو کے وزیر زراعت ہیں نے ہماری دعوت کو قبول کرتے ہوئے جلسہ میں شرکت کی۔ حضرت رسول کریم صلعم کا اسم شریف نہایت احترام کے ساتھ اور صلوٰۃ و سلام کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اسلام جس کے معنی ہی امن اور شانتی کے ہیں دراصل انسان کے لئے نجات دہندہ مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات رہتی دُنیا تک بنی نوع انسان کی رہنمائی کرتی رہیں گی۔

قابل مقرر نے بعثت نبویؐ سے قبل عرب کی نہایت خطرناک حالت کا نقشہ کھینچنے کے بعد آپؐ کے ذریعہ جو عظیم الشان روحانی انقلاب ہوا ہے اس کا نہایت مؤثر اور احسن پیرائے میں ذکر کیا۔

اس پُر اثر تقریر اور صاحب صدر کے مختصر خطاب اور شکریہ کے بعد یہ جلسہ نہایت کامیابی سے رات کے ۱۰ بجے اختتام پذیر ہوا۔

اسلامی کتب کا تحفہ

محترم وزیر صاحب کی خدمت میں اُن کے خطاب سے قبل سٹیج پر ہی خاکسار نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ۔ اسلامی اُصول کی فلاسفی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر لاہور کا تامل ترجمہ اور خاکسار کی کتاب تبدیلیٔ مذہب کیوں وغیرہ کتابیں پیش کیں۔ جنہیں اُنہوں نے بڑے احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر قبول فرمایا۔

اس جلسہ میں شرکت کے لئے حال ہی میں ہری جنوں کی طرف سے اسلام قبول کئے ہوئے چند احباب خاص طور پر مدعو تھے۔ چنانچہ اُن میں سے ایک درجن کے قریب احباب تشریف لائے۔ مکرم جناب محمد احمد اللہ صاحب کی طرف سے مشن ہاؤس میں مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔

اس جلسہ کی تفصیلی رپورٹ تین کالموں میں مقامی کثیر الاشاعت اخبار MAKKAL KURAL. نے مورخہ ۶ر مارچ کی اشاعت میں شائع کی

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے! مینیجر بدر قادیان

دینی فرائض کی بجا آوری میں پچاس فیصدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے!

ناظر بیت المال آمد قادیان

تحریکات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قارئین مشکوٰۃ متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی وہ تمام مجالس جہاں اُردو بخوبی پڑھی لکھی اور بولی جاسکتی ہے اُن کو چاہیئے کہ اپنی اپنی مجلس کے باذوق اور ادب دوست خدام کو اس طرف مائل کریں کہ وہ اپنی نگارشات سہ ماہی مشکوٰۃ میں بغرض اشاعت ارسال کریں۔ اسی طرح مشکوٰۃ کا ہر خریدار انفرادی طور پر کوشش کرے کہ "مشکوٰۃ" کے زیادہ سے زیادہ خریدار پیدا کرے۔ نیز خدام اگر چاہیں تو وہ اپنے غیر احمدی دوستوں کے نام پر بھی یہ رسالہ جاری کرواسکتے ہیں۔ یاد رہے کہ سہ ماہی مشکوٰۃ کا سالانہ چندہ صرف دس روپے (۱۰/- روپے) ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں :-

"پس اے عزیزو اور دوستو! اپنے فرض کو پہچانو اور سلطان القلم کی جماعت میں ہوکر اسلام کی قلمی خدمت میں وہ جوہر دکھاؤ کہ اسلاف کی تلواریں تمہاری قلموں پر فخر کریں۔ تمہارے سینوں میں اب بھی سعد بن ابی وقاص اور خالد بن ولید اور عمرو بن عاص اور دیگر صحابہ کرام اور قاسم اور قتیبہ اور طارق اور دوسرے فدایان اسلام کی روحیں باہر آنے کے لئے تڑپ رہی ہیں۔ انہیں رستہ دو کہ جس طرح وہ قرون اولیٰ میں تلوار کے دھنی بنے اور ایک عالم کی آنکھوں کو اپنے کارناموں سے خیرہ کیا اسی طرح اب وہ تمہارے اندر سے ہو کر (کیونکہ خدا اب بھی الٰہی قدرتوں کا مالک ہے) قلم کے جوہر دکھائیں اور دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دیں۔" (ترتیبی مضامین صہ ۲۸۷)

مہتمم شعبۂ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

احمدی طلباء آگے بڑھیں

امور طلباء کا شعبہ جو بچوں کی دینی و دنیوی تعلیم اور ذہنی قوتوں کو فروغ دینے کے لئے قائم کیا گیا ہے کی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی منصوبہ پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "اس کی بنیاد اس بات پر ہے کہ کوئی احمدی بچہ کسی دوسرے سے پیچھے نہیں رہیگا بلکہ آگے بڑھے گا انشاء اللہ" اور فرمایا کہ "ہم دُعا کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دُعاؤں کو سنے گا۔ احمدی بچے اور نوجوان اور محققین احمدی جو ہیں دُنیا کے ہر ملک کے ذہین ترین بچوں سے آگے نکلیں گے۔ انشاء اللہ" نیز فرمایا کہ "ہر احمدی بچہ مجھے خط لکھے مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دُعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے اُن کو جواب بھی دیا جائے گا۔"

اُمید ہے کہ آپ تمام حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے ان بابرکت ارشادات پر فوری طور پر عمل در آمد کریں گے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دُعائیہ خطوط ارسال کرتے رہیں گے۔ اُن خدام کی لسٹ بھی بھجوائیں جنہوں نے کسی وجہ سے میٹرک پاس نہیں کیا۔ آپ بھی اُن کو رغبت دلائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

مہتمم امور طلباء مرکزیہ قادیان

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں!

(۱) :- کیا آپ کی مجلس کا ہر خادم قرآن مجید ناظرہ اچھی طرح پڑھ سکتا ہے۔

(۲) :- کیا قرآن مجید ناظرہ جاننے والے خدام ترجمہ سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

(۳) کیا باترجمہ قرآن جاننے والے ان دنوں اس کی تفسیر کے مطالعہ کی طرف متوجہ ہیں؟

نوٹ :- ماہ فروری تا اپریل کے دوران خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ضرورت الامام" کا مطالعہ کریں تا کہ ہر خادم مرکزی دینی امتحان میں شریک ہو۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

چندہ اطفال

دفتر مرکزیہ کی طرف سے آپ کو فارم تشخیص بجٹ اطفال بھجوائے جاچکے ہیں۔ انہیں مکمل کر کے فوری بھجوائیے۔ یاد رہے کہ ہر طفل کا ماہانہ چندہ ۲۵ پیسہ ہے اور مرکزی اجتماع کا چندہ سال بھر میں ایک روپیہ ہے۔ اطفال کو وقف جدید کا چندہ باقاعدگی سے ادا کرنے کی تلقین کرتے رہیں۔ مرکز کو آپ کے عملی تعاون کی ضرورت ہے۔

سیکرٹری الثانی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ راجستھان و اُترپردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۵/۳/۸۴ سے مکرم انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ برائے سال ۸۵-۱۹۸۴ء دورہ کریں گے لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت مبلغین سلسلہ و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جارہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۵/۳/۸۴		لکھنؤ	۱۷/۴/۸۴	۱	۱۹/۴/۸۴
کاٹھ	۲۷/۳/۸۴	۱	۲۸		شاہجہانپور (...)	۱۹	۲	۲۱
اودے پور کشن گڑھ	۲۸	۲	۳۰		کٹھیا	۲۱	۱	۲۲
جے پور	۳۱	۱	۱/۴/۸۴		بریلی	۲۲	۱	۲۳
صالح نگر	۱	۱	۲		امروہہ	۲۳	۲	۲۵
سانڈھن	۲	۱	۳		سردارنگر	۲۵	۱	۲۶
جھانسی-کونچ	۳	۲	۵		دہلی	۲۶	۳	۲۹
راٹھ	۵	۱	۶		ہاپوڑ	۲۹	۱	۳۰
مسکرا	۶	۱	۷		میرٹھ	۳۰	۱	۱/۵/۸۴
مودھا	۷	۱	۸		ایٹہ	۱/۵/۸۴	۱	۲
کانپور	۸	۲	۱۰		بجوپورہ	۲	۱	۳
مین پوری	۱۰	۱	۱۱		کرنال	۳	۱	۴
بہرا دھون سنگھ پور	۱۱	۲	۱۳		منظورہ	۴	۱	۵
بنارس	۱۳	۱	۱۴		انبالہ تلاکور	۵	۱	۶
فیض آباد	۱۴	۱	۱۵		قادیان	۶/۵/۸۴	-	-
گونڈہ	۱۶	۱	۱۷		-	-	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب آنجہانی مبلغ سلسلہ جموں

بابت وصولی وعدہ جات برائے مسجد احمدیہ جموں

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
آسنور	۲۵/۴/۸۴	۲	۲۷/۴/۸۴		اسلام آباد	۹/۵/۸۴	۱	۱۰/۵/۸۴
کوریل	۲۷	۱	۲۸		پاری پاڑی گام	۱۰	۱	۱۱
رشی نگر	۲۸	۲	۳۰		سری نگر	۱۱	۲	۱۳
ہانڈوجن میٹھ دارہ	۳۰	۱	۱/۵		باندی پورہ	۱۳	۲	۱۵
مالو	۱/۵	۲	۳		(واپسی جموں)	۱۵	۱	۱۶
صوفن ناصر					قیام سرینگر			
ناصر آباد	۳	۲	۵		جموں	۱۶	۵	۲۱
شورت	۵	۱	۶		بھدرواہ	۲۱	۲	۲۳
یاری پورہ	۶	۱	۷		واپسی جموں	۲۴/۵/۸۴	-	-
چک امیر چھوڑ کاٹھپورہ نونہ جنگی	۷	۲	۹		-	-	-	-
					-	-	-	-

درخواست دُعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر کے لئے نیز چھوٹے بھائی جو مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں اُن سب کی اعلیٰ و نمایاں کامیابی اور نیک خادم دین بننے کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار - نصیر احمد حیدرآباد

أفضل الذكر لا إله إلا الله

(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلّه فی القرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF
أليس الله بكاف عبده
MADE OF PURE GOLD & SILVER
—AND—
ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES
PLEASE CONTACT:-
KASHMIR JEWELLERS
OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN - 143516.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام ص ۱۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی ہوٹل
نمبر ۵-۲-۱۸ فلک نما حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبرز
آٹو ٹریڈرز
۱۶ ۔ مینگو لین ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱
HM
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
برائے :- ایمبسڈر • بیڈ فورڈ • ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004
PHONE No. 76360.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS
D/No. 2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201.
(KARNATAK)

رحیم کاٹج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, KASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA,
BOMBAY - 8.

ریگزین ۔ فوم ۔ چمڑے ۔ جینس اور ڈیلوبیٹ سے تیار کردہ بہترین ۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس
بریف کیس ۔ سکول بیگ ۔ ایئر بیگ ۔ ہینڈ بیگ
اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائر

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۴۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :- "سب سے بہتر کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے" (مسند احمد بن حنبل)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :- "تمام حقیقتوں کا سرچشمہ قرآن ہے" (ملفوظات جلد پنجم)

پیشکش :-

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز :-

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ

سی آئی ٹی کالونی -

مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ملبین موٹرس

اِرشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ" (صحیح بخاری)

ترجمہ :- تم بدگمانی سے بچو - کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے -

محتاجِ دعا :

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدّر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گُڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس -

---

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش :

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 570001.

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI - 12. CANNANORE - 4498.

حیدرآباد دکن

فون نمبر :- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا ادارہ

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ——— ٹیلیگرام :- سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۳/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!